Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly

BADR Qadian

شمارہ 10

شرح چندہ

سالانہ 300 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک

10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

7 ربیع الاوّل 1430 ہجری، 5 امان 1388 ہش، 5 مارچ 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت 2008ء کی مختصر جھلکیاں

حقوق اللہ کی ادائیگی میں نمازیں اور تمام عبادات آجاتی ہیں اور حقوق العباد میں تمام وہ باتیں آجاتی ہیں جو دوسروں کے حق ادا کرنے کے لئے ہوں اور اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور پھیلانے کے لئے ہوں۔

یہ اینٹوں، سریے، بجری اور سیمنٹ کی عمارت بنا دینا کافی نہیں ہے بلکہ اب اس کی تعمیر کے بعد اس کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ حق اسی صورت میں ادا ہوگا جب ہم خدا کے حکم کے مطابق اس کو ادا کر رہے ہوں گے۔

(کالیکٹ سے کوچین اور ارناکلم کے لئے روانگی۔ کوچین میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ مسجد عمر، مسجد بیت العافیت، مسجد بیت الہدیٰ، مسجد محمود اور مسجد ناصر کا افتتاح۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ صوبہ کیرالہ کے عہدیداران کی حضور انور کے ساتھ ملاقات، میڈیا میں کوریج)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

بقیہ: 28 نومبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

کالیکٹ سے ''کوچین'' اور ''ارناکلم'' کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق کالیکٹ (Calicut) سے کوچین (Kochin) اور ارناکلم (Ernakulam) کے لئے روانگی تھی۔ پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ڈیوٹی پر موجود خدام الاحمدیہ کے مختلف گروپس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ باری باری تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ خدام نے انفرادی طور پر بھی اور گروپس کی صورت میں بھی حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ سے ملحقہ گھر میں تشریف لے گئے۔ یہ گھر نیا تعمیر ہوا تھا اور یہاں وفد کے ممبران کی رہائش تھی۔

سوا چار بجے پولیس کی ایسکورٹ میں ''کالیکٹ انٹرنیشنل ائرپورٹ'' کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ائرپورٹ تشریف آوری ہوئی۔ ائرپورٹ سیکورٹی اور امیگریشن حکام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز میں سوار ہوئے۔ Kingfisher ائر لائن کی پرواز IT2883, Kozhikode (کالیکٹ) سے Kochin کے لئے چھ بج کر دس منٹ پر روانہ ہوئی۔ قریباً پچاس منٹ کی پرواز کے بعد جہاز سات بجے کوچین (Kochin) کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔ جہاز کے دروازہ پر سیکورٹی افسر اور ائرپورٹ سٹاف کے ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

Kochin میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ ائرپورٹ سے باہر Kochin، Ernakulam اور اس علاقہ کی مختلف جماعتیں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھیں۔ مرد وخواتین کی ایک بہت بڑی تعداد تھی جو انتہائی بے قراری سے اس تاریخی لمحہ کی منتظر تھی جب ان کی زندگیوں میں پہلی مرتبہ ان کی نظر حضور انور کے چہرہ مبارک پر پڑنی تھی۔ یہ جماعتیں بھی اپنی زندگی میں پہلی بار کسی بھی خلیفۃ المسیح کو اپنے قریب دیکھ رہی تھیں۔ سبھی نے اپنے اپنے ہاتھوں میں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے مختلف بینرز اٹھائے ہوئے تھے جن پر اھلًا و سھلًا و مرحبا، خوش آمدید، ہم پیارے آقا کو خوش آمدید کہتے ہیں' وغیرہ کے استقبالیہ فقرات لکھے ہوئے تھے۔

ائرپورٹ کے مین ہال (Lounge) سے باہر جانے والے راستہ کے بالکل سامنے احمدی نوجوان ایک بڑا بینر جو اپنی لمبائی میں پانچ میٹر اور چوڑائی میں دو میٹر ہوگا لئے کھڑے تھے اور اس بینر پر بڑے جلی حروف میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اھلًا و سھلًا و مرحبا اور خوش آمدید کہا گیا تھا۔

کچھ دیر VIP لاؤنج میں قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو حضور کے عشاق نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اھلًا و سھلًا و مــرحبا کہا اور ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور Kochin ائرپورٹ سے Ernakulam کے لئے روانگی ہوئی۔ جماعت ارناکلم نے حضور انور ایدہ اللہ کی رہائش کا انتظام 'تاج ہوٹل' میں کیا تھا۔

ائرپورٹ سے پولیس کی ایسکورٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا آٹھ بجے تاج ہوٹل پہنچے۔ جہاں مقامی جماعت کے بعض عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

Ernakulam کی مقامی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پولیس سیکورٹی مہیا کی گئی جس نے یہاں قیام کے دوران چوبیس گھنٹے اپنے مفوضہ فرائض انجام دیئے۔

ارناکلم (Ernakulam) کا شہر

Ernakulam شہر صوبہ کیرالہ کا بہت ہی مصروف اور تجارتی مرکز ہے۔ ارناکلم زون میں آٹھ جماعتیں ہیں اور اس زون میں پہلی جماعت کا قیام Ayira Puram کے علاقہ میں 1969ء میں ہوا تھا۔ اس زون میں دوران سال تین نئی مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے اور دو مساجد کی توسیع ہوئی ہے۔ اس سفر کے دوران ان مساجد کے افتتاح کا پروگرام بھی شامل تھا۔

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آسمان کے نیچے بدترین مخلوق!

غیراحمدی ملاؤں نے جماعت احمدیہ کی دن دگنی رات چوگنی ترقی سے مرعوب ہوکر حسد وبغض کے باعث ان دنوں اپنی مخالفت تیز کردی ہے۔حیرت کی بات یہ ہے کہ پہلے توان کے بزرگوں کی مخالفتیں علمی نوعیت کی ہوتی تھیں وہ بھی جس حدتک ان کے بس میں تھا دلائل سے بات کرنے کی کوشش کرتے تھے لیکن آج کی ان کی ناخلف اولاد اب دلائل سے عاجز آکر گالیوں اورتشدد کا سہارا لے چکی ہے۔جھوٹ بولنا جھوٹے الزام لگانا معصوم احمدیوں کو جھوٹے مقدمات میں ملوّث کرنا ان کے انسانی حقوق پامال کرنا۔توڑ پھوڑ کرنا قتل و غارت کرنا۔حکام کے سامنے جھوٹی مخبریاں کر کے احمدی معلمین ومبلغین کو ہراساں کرنا اب ان کا ایک محبوب مشغلہ بن گیا ہے۔اگرغور سے دیکھا جائے تو یہ سب وہی کچھ ہے جو یہودی عالم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کے ماننے والوں کے خلاف کرتے تھے اور چونکہ احادیث میں مسیح موعود کے مخالف علماء کو یہودی علماء سے تشبیہہ دی گئی ہے اوران کو آسمان کے نیچے بدترین مخلوق یہاں تک کہ سؤر و بندر بھی فرمایا گیا ہے اس لئے آج کے اس دَور میں مسیح محمدی کی مخالفت میں یہ لوگ بالکل وہی مذموم حرکات کررہے ہیں۔

حال ہی میں آندھراپردیش کے گاؤں پوسانی پیٹھ ضلع نظام آباد میں بھی ان غیراحمدی علماء نے ایسی ہی کالی کرتوت کی ہے۔واقعہ یوں ہے کہ پوسانی پیٹ کے ایک مخلص احمدی محمد خیرات علی صاحب نے اپنی بیٹی شبانہ بیگم کا نکاح ۳۰/دسمبر ۲۰۰۷ءکوعزیز عرفان احمد ولدمکرم علاؤالدین صاحب آف امروہہ سے مبلغ پندرہ ہزارروپے حق مہر پر کیا۔ یہ نکاح قادیان دارالامان میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھایا۔ نکاح کے ٹھیک ایک سال بعد بچی کی رخصتی کی تقریب ۳۱/دسمبر ۲۰۰۸ءکو طے ہوئی۔ چنانچہ حسبِ پروگرام مکرم عرفان صاحب امروہہ یوپی سے بارات لے کر پوسانی پیٹ پہنچے۔جب غیراحمدی علماء کواس کی خبر ہوئی تو وہ چند نام نہاد مفتیان کو اوراپنے چیلوں کو ساتھ لے کر پوسانی پیٹ پہنچے اور کہنے لگے کہ چونکہ وہ قاضی اور مفتی ہیں اس لئے کوئی بھی نکاح اُن کی مرضی کے بغیر نہیں ہوسکتا اور یہ کہ اگرکوئی نکاح ہماری طرف سے ہوا ہے تواس کی سند پیش کرو۔ چنانچہ انہوں نے یہی شکایت جاکر پولیس میں بھی کردی اور پورے علاقہ میں ایک ہنگامہ کھڑا کردیا اور کچھ دنوں تک یوں لگا گویا مولویوں کا کام لوگوں کو دینی تعلیم دینا نہیں بلکہ جھوٹ بولنے کے ساتھ ساتھ شر پھیلانا اور سڑکوں پر ہنگامے کرنا ہے۔

پہلا جھوٹ انہوں نے لڑکی کے مخلص احمدی والد کے متعلق بولا کہ وہ تو غیراحمدی ہے اور غیراحمدی لڑکی کا نکاح زبردستی احمدی لڑکے سے پڑھایا جارہا ہے۔جب لڑکی کے والد مکرم خیرات علی صاحب نے کہا کہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ احمدی ہیں اوران کی بیٹی بھی احمدی ہے اس لئے ہم احمدی لڑکے سے شادی کررہے ہیں تو انہوں نے دوسرا پینترا بدلا کہ ہم لوگ شہر کے قاضی ہیں جب تک کوئی نکاح ہمارے پاس رجسٹر نہیں ہوتا اس وقت تک کوئی نکاح جائز نہیں سمجھا جاسکتا۔لڑکی کے والد محترم نے کہا کہ ہم لوگ بفضلہٖ تعالیٰ احمدی ہیں اور احمدیوں کا نکاح قادیان کے مرکزی دفتر کے زیرانتظام ہوتا ہے۔چنانچہ یہ نکاح جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۷ء کے موقع پر ہوچکا ہے اوراب صرف رخصتی ہونا باقی ہے۔

اس پرانہوں نے ایک اور پینترا بدلتے ہوئے ایک اور جھوٹ بولا اور پولیس کو اطلاع دی کہ یہ گھرانا اپنی لڑکی کو بیچ رہا ہے اور یہ کہ گاؤں میں وہ لوگ آئے ہوئے ہیں جو ممبئی بم دھماکوں میں ملوّث ہیں چنانچہ موقع پر پولیس پہنچ گئی جب اُنہیں اصل حقیقت کا علم ہوا تو وہ سمجھ گئے کہ یہ غیراحمدی مولویوں کا وہی جھوٹ اور فساد ہے جو مختلف جگہوں پر احمدیوں کے خلاف کرتے رہتے ہیں۔چنانچہ پولیس والوں کو مرکز احمدیت قادیان سے منظور شدہ نکاح فارم دکھایا گیا۔وہ تمام بات سمجھ گئے اور شرپسندوں کے خلاف کاروائی کی یقین دہانی کروائی۔

الحمدللہ رپورٹ کے مطابق اس تمام کاروائی میں حکومت کی انتظامیہ نے جماعت سے بھرپور تعاون کیا اور یقین دہانی کروائی کہ اگرآئندہ کہیں بھی کوئی ایسی شرارت ہوتو ہمیں اطلاع دو یہ سیکولر ملک ہے ہرایک کو اپنے اپنے طورطریق کے مطابق رہنے اور مذہب کو اختیار کرنے اور شادی بیاہ کرنے کی آزادی ہے۔

قارئین کرام اس تمام واقعہ سے اندازہ لگالیں کہ یہ شرپسند مولوی صاحبان کس طریق پر جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ وفساد پر اُتر آتے ہیں۔احمدی ہونے والوں کو زبردستی دیہاتوں میں جاکر دھمکاتے ہیں ان کے رشتہ داروں کے ساتھ زبردستی کرتے ہیں کہ وہ احمدی ہونے والے رشتہ داروں کا بائیکاٹ کریں ان سے سلام کلام، لین دین، شادی بیاہ اورموت فوت کے تعلقات نہ رکھیں اور بالکل وہی کردار ادا کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے مقابل پر کفار مکّہ کا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ احمدی ہونے والے باوجود ان سختیوں اور تشدد کے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی مثالیں قائم کرتے ہوئے اپنے ایمان پر پختہ رہتے ہیں اور احمدیوں کے ساتھ ایک نئی برادری قائم کر لیتے ہیں۔اس پر بھی ان کو صبر نہیں آتا تو وہ احمدیوں کو زبردستی احمدیت چھوڑنے اوراپنی بیٹیوں کے رشتے غیر احمدیوں میں کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔غیراحمدی مولوی دُہری چھُری کی طرح فتنہ وفساد کرتے ہیں ایک طرف وہ غیراحمدیوں سے کہتے ہیں کہ احمدیوں سے تعلقات منقطع کردو۔شادی بیاہ موت فوت میں ان سے رابطہ نہ رکھو بلکہ بائیکاٹ کرواوردوسری طرف پولیس والوں کو شکایت کرتے ہیں کہ چونکہ احمدی خیرات علی صاحب نے اپنی بیٹی کا نکاح فارم ہمارے پاس رجسٹرڈ نہیں کروایا لہٰذا یہ نکاح درست نہیں ہے۔چنانچہ اس بناء پر پولیس نے احمدیوں کو نکاح فارم پیش کرنے کے لئے کہا۔خیرات علی صاحب نے بتایا کہ ہم چونکہ احمدی ہیں ہمارا نکاح قادیان دارالامان میں رجسٹرڈ ہوتا ہے اور ہم وہاں سے منگوا کر دکھا سکتے ہیں اس پر پولیس نے اُنہیں مہلت دی اور قادیان سے وہ فارم بھجوایا گیا جسے دیکھ کر اُن کی تسلی ہوگئی اوراُنہیں مولویوں کے فتنہ وشرارت کا علم ہوگیا۔سوال یہ ہے کہ جب خیرات علی صاحب بقول غیراحمدی ملاؤں کے احمدی ہوگئے ہیں اور وہ خود غیراحمدیوں کو احمدیوں سے رابطہ نہ رکھنے کے لئے شور مچاتے ہیں تو پھران ملاؤں نے احمدیوں کے نکاح فارم کو اپنے دفتر میں رجسٹرڈ کروانے کی جھوٹی ضِد کیوں کی۔ایک طرف تو یہ احمدیوں کو خود سے الگ کرنے کی دہائی دیتے ہیں اوردوسرے پھران کے نکاح اپنے دفاتر میں رجسٹرڈ نہ ہونے پر شور مچاتے ہیں۔اگرچہ اس سے ان کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔البتہ انہوں نے مکرم خیرات علی صاحب اور مکرم عرفان احمد صاحب کے خاندانوں کو ذہنی اذیّت ضرور پہنچائی۔الحمدللہ کہ احمدیوں کی تربیت ایسی ہے کہ وہ ملاؤں کی اس ذہنی اذیت اور تکلیف کو بھی اپنے لئے باعث ثواب سمجھتے ہیں اوردُعا کرتے ہیں کہ وہ شیطانوں کے چنگل سے نکل گئے ہیں اگرچہ شیطان نے توروز اوّل سے ہی خدا سے کہا تھا کہ وہ اس کے نیک بندوں کو آگے سے بھی پیچھے سے بھی دائیں سے بھی بائیں سے بھی گمراہ کرنے کی ہرممکن کوشش کرے گا لیکن اللہ نے فرمایا تھا کہ ان عبادی لیس لک علیھم سلطان۔کہ تو جتنا بھی زور لگالے میرے نیک بندوں پر کسی بھی طرح غالب نہیں آسکے گا۔بہرحال وہی ہوا الحمدللہ کہ مکرم خیرات علی صاحب اورمکرم عرفان احمد صاحب ثابت قدم رہے اور شیطانی فطرت مولوی مغلوب ہوگئے۔

غیراحمدی ملاؤں بالخصوص دیوبندی ملاؤں نے اس موقعہ پر ہرطرح کے جھوٹ کا سہارا لیا اور بلاوجہ کا شوریہ مچایا کہ ’’کمسن لڑکی کی بدعقیدہ زائدعمر کے اشخاص سے شادیاں‘‘۔(رہنمائے دکن ۱۵/دسمبر ۲۰۰۸ء) اور پھر حیدرآباد کے ’’اعتماد‘‘ اخبار کی رپورٹ کے مطابق ۲۶ سال کی لڑکی کی ۴۸ سال کے لڑکے سے شادی کی گئی۔اب کوئی ان عقل کے اندھوں سے پوچھے کہ کیا ۲۶ سال کی لڑکی کمسن ہوتی ہے اور جہاں تک لڑکے کا تعلق ہے اس اخبار نے اس کی عمر ۴۸ سال لکھی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نکاح فارم میں لڑکی کی عمر ۲۲ سال اورلڑکے کی عمر ۳۲ سال لکھی ہے اب دیکھئے یہ بھی کتنا بڑا جھوٹ ہے جو ان مولویوں نے لکھا اوران کے اخباروں نے شائع کیا اور جہاں تک کمسن لڑکیوں کی شادیاں کروانے کا تعلق ہے تو ہمیں کہنے دیجئے کہ آپ حیدرآباد کے ریکارڈ میں دیکھ لیں وہاں کے اخبارات کی خبریں دیکھ لیں یہ مولویان چند ٹکوں کی خاطر حیدرآباد کی کمسن لڑکیوں کا ان کی مرضی کے خلاف اسّی اسّی سال کے بوڑھے عرب شیخوں سے نکاح پڑھاتے رہے ہیں اور پھر وہ عرب شیخ کچھ عرصہ ان لڑکیوں کو رکھ کر یا تو ان کو واپس بھیج دیتے رہے ہیں اور یا پھر وہیں ان پر ظلم کرتے رہے ہیں۔پس جو حرامکاری یہ لوگ آج تک خود کرتے رہے اور کررہے ہیں اس میں دوسروں کو بھی ملوّث سمجھتے ہیں۔

ان ملاؤں نے ایک اور جھوٹ نظام آباد کے DSP سے یہ بولا کہ احمدیوں کے دیندار انجمن کے مبیّنہ دہشت گردوں سے تعلقات ہیں اس پر DSP شیام سندر نے ان سے کہا:

’’اگرقادیانیوں کے صدیق دیندار سے تعلق ہیں تو ہم کو تم سے قبل ہی یہ بات معلوم ہوجاتی۔‘‘

(آندھرا بھومی ۱۷/دسمبر ۲۰۰۸ء)

اصل بات یہ ہے کہ دہشت گرد تنظیموں سے اگر تعلقات ہوسکتے ہیں تو ان ملاؤں کے ہی ہوسکتے ہیں کیونکہ جہاد کے متعلق ان کے عقائد ہی دینداروں کے ساتھ اور دیگر دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ ملتے ہیں جماعت احمدیہ کو تو یہ لوگ ایسے جہاد کی مخالفت کرنے کی وجہ سے سوسال قبل کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔باوجود اس فتویٰ کے جب ان کا دل کرتا ہے اور جب ان کو اپنا مفاد محسوس ہوتا ہے یہ لوگ جماعت احمدیہ کو بھی اپنے گمراہ کن عقائد میں گھسیٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔کبھی کہتے ہیں کہ جماعت کا ممبئی حملوں میں ہاتھ ہے کبھی کہتے ہیں دیندار انجمن کے ساتھ ہیں کبھی کہتے ہیں کہ جماعت کا ہماری بیاہ شادیوں سے کوئی تعلق نہیں اور جب دل کرتا ہے جماعت کے معصوم لوگوں کو ہراساں کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ تم نے اپنا نکاح ہمارے دفتر میں رجسٹرڈ نہیں کروایا۔آخران کی یہ شیطانی خصلت کس حد تک جائے گی اور کتنا قوم کا بیڑہ غرق کرے گی اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے شر سے معصوم مسلمانوں کو محفوظ رکھے آج ان ہی کے عقائد کی وجہ سے اور ان پر عمل کرنے کی وجہ سے پاکستان، افغانستان، عراق اور دیگر ممالک سخت بے چینی اور افراتفری کے عالم میں ہیں اور وہاں جہادی مولویوں کو جیلوں میں بند کیا جارہا ہے۔

یہ مولوی جب بھی حکام سے ملتے ہیں ان کا یہی رونا ہوتا ہے کہ احمدیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے ان کو تبلیغ سے روکا جائے لیکن ان کے بے وقوفی سے بھرے ہوئے دماغوں میں یہ بات نہیں بیٹھتی کہ ہندوستان ایک

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ممبئ (انڈیا) میں بعض ظالموں کی دہشت گردی کی واردات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے حالات اور مختلف مشوروں اور مختلف لوگوں کو دکھائی جانے والی فکر مندی کی رؤیا اور خوابوں کو سننے اور پڑھنے اور دعا کے بعد ہندوستان سے باہر کے احمدیوں کو اس سال قادیان کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے نہ آنے کی تاکیدی ہدایت۔

ہمارے سب کام جذباتیت سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں۔ دنیا کی باتوں یا استہزاء کا خیال دل سے نکالتے ہوئے ہونے چاہئیں۔

ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے قرآن مجید اور احادیث نبوی میں مذکور بعض دعاؤں کا خاص طور پر التزام کرنے کی تاکید۔

محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب درویش مرحوم (قادیان) کی نماز جنازہ غائب اور مرحومہ کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ 5/دسمبر 2008ء بمطابق 5/فتح 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الہادی۔ دہلی۔ انڈیا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

ہر انسان کی اِس دنیا میں خواہشات ہوتی ہیں جو ہر ایک کی ذہنی اور جسمانی استعدادوں، علمی صلاحیتوں، مالی حالتوں، اپنے ماحول اور معاشرے کی حدود یا وسعت کے مطابق مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن ایک مومن کو، ایک کامل ایمان والے کو، ایسے لوگوں کو جن کا کامل بھروسہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے ہر کام، ہر خواہش ہر مشکل اور ہر آسائش میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ تبھی ایک انسان مومن کہلا سکتا ہے۔ تبھی ایمان میں ترقی کرنے والا کہلا سکتا ہے۔ تبھی اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار کہلا سکتا ہے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش اور اس کو پورا کرنے کے لئے وہ اس فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی لینا ہے تو خدا سے مانگو۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کی مرضی نہیں ہوگی تو جیب میں رقم ہونے کے باوجود، بازار تک پہنچنے کے باوجود، اُس دکان میں داخل ہونے کے باوجود جہاں سے تسمہ خریدنا ہے، ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ اس تسمے کا حصول ممکن نہ ہو۔ اور اگر یہ ممکن ہو بھی جائے تو اس کو استعمال کرنا نصیب نہ ہو۔

پس ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کے لئے، ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش کی تکمیل کے لئے، اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے اس چیز یا خواہش کے حصول اور تکمیل کی کوشش کرنی چاہئے۔

ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور مَیں اکثر اس حوالے سے بات کرتا ہوں کہ ہمیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق یہ عرفان اپنی جماعت میں پیدا کرنے کی طرف بڑی شدت سے کوشش کی اور جماعت کو توجہ دلائی بلکہ پیدا فرمایا کہ خدا کو پہچانو اور کس طرح پہچانو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر فرماتے ہیں:

''مَیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہی کو پیار کرتا ہے اور انہی کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو، وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا اُن لوگوں کی ہی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اُس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا۔ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آ سکتی۔ دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہ بیوی بچوں کے کام ضرور آئے گی''۔

پھر آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا اب کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات دور ہوتے ہیں''۔

پس یہ فہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں پیدا فرمایا کہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے وہی ہے جو تمام مشکلات کو دور کرنے والا ہے۔ وہی ہے جو اپنے بندوں کی صحیح راہنمائی کرنے والا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اکثریت اس بات کا ادراک رکھتی ہے اور مشکلات میں اور ہر ضرورت میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتی ہے۔ ہر مومن کا کام اور اس کی پیدائش کا مقصد ہی خدا تعالیٰ کی عبادت ہے لیکن خاص حالات میں زیادہ توجہ پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل بھی خاص اس وجہ سے ہوتا ہے کہ عام حالات میں بھی مومن خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینے والا ہوتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا مومن کی بھی خواہشات ہوتی ہیں لیکن وہ ان کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اور اس کو جھکنا چاہئے۔ کیونکہ اسے پتہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو میری خواہشات کو پورا کرنے والا ہے۔ ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضا میرا مقصود زندگی ہے۔ یہ ایک مومن کی سوچ ہوتی ہے۔ ایک مومن کو اس بات کا ادراک ہے کہ چاہے وہ ذاتی کام ہو جس کا تعلق روزمرہ کے معاملات سے ہے یا کاروباری معاملات سے ہے یا دینی اور جماعتی حالات ہیں ہر کام کرنے سے پہلے ایک مومن جسے خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت ڈالے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

بعض دفعہ ایک انسان ایک کام کو اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے اور ہوتا بھی وہ نیک کام ہی ہے، سمجھتا ہے کہ اس کے اچھے نتائج نکلیں گے۔ کسی خواہش کی تکمیل کے لئے کوشش بھی کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر وہ بہتر نہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی بھلائی کی خاطر اس میں وقتی یا مستقل روک ڈال دیتا ہے۔ بعض اوقات ایک مومن کسی کام میں ہاتھ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو یا اس کے قریبیوں کو یا اگر جماعتی

معاملہ ہے تو جماعت میں بہت سارے افراد کو اس کام کے اس خاص موقع پر نہ ہونے یا بعض روکوں کے بارے میں پہلے سے اطلاع دے دیتا ہے۔ لیکن انسان پھر بھی اپنے اجتہاد کی وجہ سے اس کو کرنے پر اصرار کرتا ہے اور نتیجۃً پھر وہ کام اس خواہش کے مطابق نہیں ہوتا جو مومن چاہ رہا ہوتا ہے اور کام بھی نیک ہوتا ہے۔ اور پھر بعد کے حالات اس حقیقت کو کھول دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے اور اسی میں برکت ہے اور اللہ تعالیٰ فی الحال نہیں چاہتا کہ ایسے حالات پیدا ہوں جس میں یہ کام ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس اصولی بات کی طرف کہ تم بعض کاموں کو اپنے لئے بہتر اور خیر کا باعث سمجھتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں تمہارے لئے خیر نہیں ہوتی یا اس میں ایک عارضی روک ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ وَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ کہ ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ اور ممکن ہے ایک چیز تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے شر انگیز ہو۔ اور پھر فرمایا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرة:217) کہ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اب یہ اصولی بات ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا کہ انسان کا علم چونکہ محدود ہے۔ بعض دفعہ وہ ایسی چیز کا مطالبہ کر رہا ہوتا ہے جو اسے اچھی بھی لگ رہی ہوتی ہے اور ہوتی بھی حقیقتاً اچھی ہے۔ اس میں اس کو اپنے لئے فائدے بھی نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے اس کے دل کی شدید خواہش ہوتی ہے جبکہ وہ یہ برداشت نہیں کرتا کہ کسی بھی طرح وہ اپنی خواہش کی تکمیل یا اس کام کے ہونے سے محروم رہ جائے۔ لیکن نہیں جانتا کہ اس کام کے ہونے سے اس کو نقصان بھی ہو سکتا ہے یا اس وقت کے لئے اتنا فائدہ نہیں جتنا بعد میں ہو سکتا ہے۔ جو جذبہ ایک انسان کا کسی کام کے ہونے کے پیچھے کارفرما ہوتا ہے وہ شدت پسندیدگی یا ناپسندیدگی ہے۔ وہ آگے سے آگے بڑھنے کی خواہش ہے۔ وہ اچھے سے اچھا حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ اگر یہ عام حالات میں کسی مخالف کو نیچا دکھانے کے لئے ہے تو تب بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کام ہو جائے تا کہ میرا ہاتھ مخالف کے اوپر رہے۔ اور کیونکہ انسان کا علم محدود ہوتا ہے اس لئے دونوں طرح کے جذبات یعنی خواہش کی تکمیل اور مخالف کو فوری طور پر ناکامی کا منہ دکھانے کے فائدے اور مضرات کو سمجھ نہیں سکتا اور جب انسان ضد کرتا ہے تو اس کوشش میں بجائے فائدے کے بعض اوقات اپنا نقصان کرا لیتا ہے۔ اپنے تمام وسائل اور سوچیں بروئے کار لانے کے بعد پھر ناکامی ہوتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مومن کا کام ہے کہ کسی خواہش کی تکمیل میں اپنی پسند کو دخل نہ دے۔ بلکہ خاص طور پر جو دینی معاملات ہیں ان کے لئے تو بہت اہم ہے اور عام معاملات میں بھی کہ جو عالم الغیب والشہادۃ خدا ہے جو سیدھے راستے پر چلانے والا خدا ہے، جس نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحہ:6) کی دعا سکھائی ہے اس سے مدد مانگیں۔ وہ خدا جو مجیب ہے، دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے، جو دعاؤں کو سنتا ہے اس کے آگے جھکے کہ اے اللہ! تُو ہی ہر ظاہری اور چھپے ہوئے کا کامل علم رکھنے والا ہے۔ تُو مجھے سیدھے راستے پر چلا۔ میری دعا سن اور مجھے اپنی جناب سے جو تیرے نزدیک بہترین ہے اور جس طرح تو چاہتا ہے اس طرح عطا کر۔ تو جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے کہ ایک مومن کو دُعا کے ذریعہ سے ہر کام میں خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے اور جب اس طرح مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ راستہ بھی دکھا دیتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ دُعا کرنے کے باوجود اور بعض اشاروں کے باوجود جیسا کہ مَیں نے کہا اجتہادی غلطی کر جاتا ہے اور بعض اور اشاروں پر محمول کرتے ہوئے کہ اس میں کامیابی ہے لیکن وہ اشارے کسی اور مقصد کے لئے ہوتے ہیں یا کسی اور وقت کے لئے ہوتے ہیں، اُن کو دیکھتے ہوئے کام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کو نقصان سے بچانا چاہتا ہے ان کی غلطیوں کے باوجود پھر ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے، بعض ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں جو اس بات کی نشاندہی کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ نہیں ہے۔ باوجود تمہاری شدید خواہش کے خدا تعالیٰ نے اس کام کی تکمیل یا اس کو کرنا کسی اور وقت کے لئے مقدر کر رکھا ہے۔ بے شک یہ کام ہونا ہے، خاص طور پر جو جماعت کی ترقی کے کام ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں یہ مقدر ہیں۔ بے شک انہوں نے ہونا ہے۔ بے شک ہم نے اور جماعت نے من حیث القوم، من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو سمیٹنا ہے اور پھر ان فضلوں کا ایک نئی شان کے ساتھ دوبارہ انتشار بھی ہونا ہے جس نے پھر دنیا میں پھیلنا ہے اور پھر جماعتی ترقی کے اسباب نظر آنے ہیں۔ لیکن اس کے وقت کا تعین خود خدا تعالیٰ نے فرمانا ہے۔ ہمارا کام اس کی رضا پر چلتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہوئے اپنے کام کئے چلے جانا ہے۔

اس سال خلافت جوبلی کے حوالے سے ہر احمدی میں نیا جذبہ ہے۔ مختلف ملکوں کے جلسہ سالانہ ہو چکے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں۔ قادیان کا جلسہ سالانہ بھی دسمبر کے آخر میں مقرر کیا گیا ہے اور اس میں شمولیت کے لئے بڑے جذبے سے دنیا میں احمدیوں نے کوشش کی اور تیاریاں بھی کی ہیں۔ لیکن گزشتہ دنوں ظالم لوگوں نے اس ملک میں، ممبئی میں جو دہشت گردی کی واردات کی ہے، اس نے پورے ملک میں ایک بے چینی پیدا کر دی ہے۔ یہاں کے اخباروں اور ٹیلیویژن چینلز نے جو شخص پکڑا گیا ہے اس کے حوالے سے انکشافات کئے ہیں۔ جو باتیں سامنے آ رہی ہیں اس سے لگتا ہے کہ یہ ظالم لوگ یا گروپ جو بھی ان میں ملوث ہیں اپنے ظلموں کو مزید پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ اس کی وجہ سے حکومت نے بڑے احتیاطی اقدامات بھی کئے ہیں۔ تو بہرحال ان حالات کی وجہ سے جو یہاں آج کل ہیں مَیں نے باہر سے آنے والے احمدیوں کو روک دیا ہے اور بلا استثناء ہر ایک کو، مَیں پھر واضح کر دوں کہ باوجود اپنی بڑھی ہوئی خواہش کے باہر سے کسی نے اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے نہیں آنا۔ اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے گا تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ موقع مل جائے گا۔ ہمیں تعلیم بھی یہی دی گئی ہے اور دعا بھی یہی سکھائی گئی ہے کہ ہمیشہ ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے دعا کرو اور ان جگہوں سے بھی بچو۔ جو یہاں کے شہری ہیں وہ تو بہرحال یہیں رہتے ہیں۔ غیر ملکی جو سفر میں ہوتے ہیں ان کے حالات کچھ اور ہو جاتے ہیں۔ تو بہرحال ہمیں دعاؤں کی تلقین کی گئی ہے چاہے وہ قدرتی آفات ہیں یا ظالموں کے پیدا کردہ فسادات ہیں، ان سے بچنے کے لئے دعائیں ہیں۔

مختلف لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جو پہلے ہی بعض فکرمندی والی رؤیا دکھائی تھیں جو کچھ نے مجھے پہلے بھی لکھی تھیں اور اب زیادہ آ رہی ہیں اور یہ سب خوابیں جو دنیا میں ان لوگوں کو دکھائی گئیں جو مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں یہ سننے اور پڑھنے کے بعد اور اسی طرح دعا کے بعد اور مختلف مشوروں کے بعد مَیں نے باہر سے آنے والے لوگوں کو روکا ہے۔ یہی فیصلہ کیا ہے کہ نہ آئیں۔ ہمارے سب کام جذباتیت سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں۔ دنیا کی باتوں یا استہزاء کا خیال دل سے نکالتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ ہر احمدی کی جان کی قیمت ہے، بلا وجہ اپنے آپ کو مشکل میں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے پتہ ہے بہت سوں کو اس سے شدید جذباتی تکلیف پہنچے گی۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فضل فرماتا ہے۔ اگر ہم کسی غلط فیصلے کا اپنی بشری کمزوری کی وجہ سے سوچ بھی رہے ہوں تو حالات و واقعات کو اللہ تعالیٰ اس نہج پر لے آتا ہے جس سے ہمیں صحیح سوچوں اور صحیح فیصلوں کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔

مَیں نے ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے دعا کا ذکر کیا تھا اس کے لئے بہت سی مسنون دعائیں بھی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی دعائیں سکھائی ہیں۔ حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں بھی ہیں۔ تو اس وقت مَیں آنحضرت ﷺ کی ایک دعا سامنے رکھتا ہوں جس کو مَیں پہلے بعض حوالوں سے بیان کر چکا ہوں اور وہ دعا یہ ہے اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمُ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَآءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی (کُلِّھَا) مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَأَ وَبَرَأَ۔ (مؤطا امام مالک۔ باب ما یومر بہ من التعوذ) کہ مَیں اپنے عظیم شان والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس سے عظیم تر کوئی شے نہیں اور کامل اور مکمل کلمات کی پناہ میں بھی کہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کی تمام صفات حسنہ جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں معلوم ان سب کی پناہ طلب کرتا ہوں اس مخلوق کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا اور پھیلایا۔

اس میں تمام زمینی و آسمانی شرور سے بچنے اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تو ہر دعا ہی بہت جامع ہے، اور برکتیں سمیٹنے والی ہے۔ لیکن جن چند مسنون دعاؤں کو روزانہ مَیں سامنے رکھتا ہوں ان میں سے ایک یہ بھی ہے، اس لئے ذہن میں آ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے اور ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مثلاً ایک دعا جو حضرت موسیٰؑ کی ہے رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (القصص:25) کہ اے میرے ربّ! مَیں تیری ہر چیز، ہر خیر جو تو مجھے دے مَیں اس کا محتاج ہوں۔ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ہمیں خیر ہی خیر ملتی رہے۔

پس یہ دعائیں ہیں جو ہر وقت انسان کو اپنے خدا سے مانگنی چاہئیں۔ ہمیشہ وہ اپنی خیر اور فضل سے ہمیں نوازتا رہے۔ ہر برائی اور شر سے ہمیں بچائے۔ ہماری خواہشات کو ہمیشہ صحیح سمتوں پر رکھے۔ اگر کبھی کسی غلط اجتہاد کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے پیغام کو نہ سمجھ سکیں تو اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے اس کے بداثرات سے ہمیں محفوظ رکھے۔ کبھی ہم ایسے نہ بنیں جو حکمت سے عاری ہوتے ہوئے اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور منشاء کے الٹ چلانے والے ہوں۔ حکمت سے کئے ہوئے فیصلے بھی اللہ تعالیٰ کی خیر میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہیں اور یہ بھی خیر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی دعا سکھائی ہے کہ رَبِّ ھَبْ لِیْ حُکْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (الشعراء: 84) کہ اے میرے ربّ مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ حکمت کے بہت وسیع معنی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کوئی پیغام ملے تو اسے انسان سمجھنے کی کوشش کرے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی ذات کی

ہمیں حقیقی پہچان کروائی ہے اور ہر کام کے لئے اس کے آگے جھکنے اور اس کے پیغام کو سمجھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس پر قائم رکھے۔ ہمارے سب فیصلے حکمت والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو سمجھنے والے ہوں اور یہی ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے۔ مومن کی فراست ہی یہی ہے کہ ہر پہلو پر غور کرے۔ مومن کو خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ یقیناً مومن نڈر ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضرور غور کرنا چاہئے کہ کس بات میں فائدہ ہے یا زیادہ فائدہ ہے اور کس بات میں زیادہ نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کسی قربانی سے نہیں ڈرتے لیکن اگر کسی جگہ ایسے شر نظر آتے ہوں جن سے بچنا مومن کے اور جماعت کے مفاد میں ہو تو اس سے بچنا چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض خوابوں کے ذریعہ ایسے اشارے بھی ملے تھے یا کچھ اور اندازے تھے جس سے لگتا تھا کہ وسیع پیمانہ پر یہ جلسہ نہ ہو سکے گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمارے اس فیصلے کے بہتر نتائج نکالے اور بے انتہا برکت ڈالے اور ہمارا ہر کام جماعت کے مفاد میں ہو۔ افراد جماعت جو جلسہ پر آنا چاہتے تھے ان کو نہ آنے سے جو جذباتی تکلیف ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کا ایسا مداوا کرے کہ ان کی توجہ مزید اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ ہر احمدی کو ایمان اور ایقان میں بڑھائے۔ ان کی توجہ دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یقیناً خدا رحیم، کریم اور حلیم ہے اور دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا''۔

پس ہمیشہ ہمیں ہر تکلیف کے بعد پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنے والا بننا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر حالات میں ہمیں جلسہ میں شمولیت کی توفیق دے گا۔ قادیان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں اور یہاں کے بسنے والے تمام احمدیوں کے لئے بھی۔ دنیا میں بسنے والے احمدی ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور یہاں اس ملک ہندوستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے لئے بھی دعائیں کریں اور یہاں کے بسنے والوں کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر ظلم سے محفوظ رکھے۔ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانے۔ انسان، انسان کا حق ادا کرنے والا بنے۔ مذہب کے نام پر یا ذاتی مفادات کی خاطر جو ظلم ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جو اس میں ملوث ہیں اپنی پکڑ میں لے اور ان کو عبرت کا نمونہ بنائے۔ پاکستان کے احمدی بھی بعض لحاظ سے محرومی کا شکار ہیں یا محرومی سے گزر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی محرومیاں بھی دور فرمائے۔ ہر ایک کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اللہ تعالیٰ دنیا میں ہر شخص کو اور اپنی ہر مخلوق کو جو انسانیت کے نام پر انسان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حقیقی انسانیت پر قائم کر دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا:

ابھی نمازوں کے بعد مَیں ایک نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب درویش مرحوم کا ہے۔ 3 دسمبر 2008ء کو قادیان میں وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور 91 سال کی عمر پائی اور درویشی کا زمانہ اپنے میاں کے ساتھ انتہائی صبر اور شکر کے ساتھ گزارا۔ بڑی نیک خاتون تھیں۔ کئی خوبیوں کی مالک تھیں۔ نمازوں کی پابندی، چندوں میں باقاعدگی، باوجود کم وسائل کے غریبوں کی مدد کرنے والی اور پھر جب حالات اچھے ہوئے تب بھی غریبوں کی مدد کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ ایک لمبے عرصے تک بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق بھی پائی۔ مرحومہ کے ایک بیٹے کینیڈا میں مکرم بشیر احمد صاحب ناصر فوٹو گرافر ہیں جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ میرے ساتھ پھر رہے تھے ابھی۔ واپس چلے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بچے بھی ہیں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔

منقولات

سامانِ عبرت

ذیل میں سپول بہار کے جماعت احمدیہ کے مخالفت کرنے والے مولوی مفتی محفوظ الرحمان بانی مہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مغربی سپول بہار کے عبرت انگیز مضمون کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیں جس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے احمدیت کی شدید مخالفت کی اور ابھی وہ ''قادیانی مشن'' کے خلاف دورہ کر ہی رہے تھے کہ کس طرح سیلاب کے عذاب نے ان کے اور ان کے مدرسہ کو جو احمدیت کی مخالفت کا گڑھ تھا، تباہ و برباد کر دیا۔ قرآن مجید میں خدا کے مامورین کی مخالفت کرنے والوں پر آنے والے سیلاب کے عذاب کا بھی ذکر موجود ہے۔ وہی عذاب ان مخالفین پر بھی ٹوٹا ہے ایسے میں بھی جماعت احمدیہ نے سیلاب زدگان کی بلالحاظ مذہب و ملّت خدمت کی ہے۔ جس کا ان کے مضمون میں بھی ذکر ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ (ادارہ)

جامعۃ القاسم ابھی قادیانی مشن کے خلاف علمائے حق کا قافلہ لے کر گاؤں گاؤں کا دورہ کر ہی رہا تھا اور اس کے سدباب کے لئے مختلف سطح پر کوشش کر ہی رہا تھا کہ اس علاقے میں باندھ ٹوٹ جانے اور کوسی ندی کا رخ مڑ جانے کی وجہ سے یہاں طلاطم خیز سیلاب نے قہر برپا کر دیا۔ یہ ایسا سیلاب تھا کہ تاریخ میں جس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ حضرات کے علم میں بھی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ یہ بات آئی ہوگی کہ شمالی بہار میں سیلاب سے جو تباہی و بربادی ہوئی ہے اس کا خاص مرکز ضلع سپول کے ہی دیہی علاقے اور مدھے پورہ، پورنیہ اور اررریہ ہیں۔ واضح ہو کہ سیلاب کی قہر سامانی کا شکار جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ راست طور پر ہوا۔ اس علاقہ کی سینکڑوں غریب بستیاں اس طوفانی سیلاب میں بہہ چکی ہیں جس کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔ کوسی ندی کا جو پشتہ ٹوٹا ہے اور جس نے یہ تباہی مچائی ہے وہ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سے محض ۳۰ کلومیٹر دوری کے فاصلہ پر ہے، اس پشتہ کے ٹوٹنے سے تقریباً ۲۲۰ کلومیٹر کا علاقہ اس طرح پانی کی زد میں آیا کہ کچے مکانات بالکل بہہ گئے یا منہدم ہو گئے، لوگوں کو اتنا وقت نہیں ملا کہ وہ اپنے غلے، جانور وغیرہ نکال کر محفوظ مقام پر رکھ سکیں، اس طوفان بلاخیز میں یا تو لوگوں نے اونچی سڑکوں پر پناہ لی یا پھر پختہ مکانات کی چھتوں پر۔ اررریہ، سپول، پرتاپ گنج، نرپت گنج، سہرسہ، مدھے پورہ، کٹیہار، کھگڑیا کے تقریباً ۹۰۰۰ گاؤں بالکل تباہ ہو چکے ہیں، یہ اعداد و شمار سرکاری ہیں، حقیقی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، سرکاری اعداد و شمار اور ذرائع ابلاغ کے مطابق اس سیلاب سے تقریباً ۱۲ اضلاع کے ڈیڑھ کروڑ لوگ متاثر ہوئے ہیں جن میں ۴۰ لاکھ لوگ بے گھر ہوئے، انسانی لاشیں بہتی دکھائی دیتی رہیں۔ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کی چھتوں پر تقریباً ۱۰ ہزار افراد نے اولاً پناہ لی، لیکن جب چاروں طرف سے سیلاب نے گھیر لیا تو انہیں بوٹ اور کشتی سے محفوظ مقامات پر لے جایا گیا۔ جامعۃ القاسم کے احاطہ میں چار فٹ سے زیادہ پانی تھا اور دارالاقامہ کے ساتھ جامعہ کی دیگر عمارتوں مثلاً لائبریری میں پانی گھس گیا، چونکہ طلباء کی چھٹی ہو چکی تھی اس لئے جانی اتلاف تو نہیں ہوا البتہ جامعہ کے گودام میں رکھے ہوئے غلوں کو نہیں نکالا جا سکا اور پانی کی وجہ سے سب تباہ و برباد ہو گیا۔ ہزاروں کتابیں پانی میں خراب ہو گئیں۔ صورتحال اس قدر خراب ہو گئی کہ علاقہ خالی ہو گیا، دکانیں، بند، شہر تک آنے جانے کے ذرائع نہیں۔ ایسے وقت کا فائدہ اٹھا کر قادیانیوں نے بہت سے لوگوں کو ریلیف کے نام پر دام فریب میں لانا چاہا جب ہمیں اس کی اطلاع ہوئی تو ہم نے ایک بار پھر اس کی جانب توجہ دی اور گاؤں گاؤں بیداری کا کام کیا اور یہ سہ روزہ تربیتی کیمپ تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس بھی اس سلسلے کی امتیازی کڑی ہے۔

(بحوالہ روزنامہ راشٹریہ سہارا ۱۵ رجنوری ۲۰۰۹ء صفحہ نمبر ۷)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

مولوی شعیب اللہ مفتاحی دیوبندی کے جھوٹ اور فریب کا پردہ فاش

(محمد عظمت اللہ قریشی سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور)

مولوی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی دیوبندی صاحب کی کتاب ''قادیانیت ایک جھوٹ ایک فریب'' منظر عام پر آئی ہے۔ یہ وہی جھوٹ اور فریب دجل ہے جو غالبًا ۱۹۹۷ء میں ٹکڑوں کی شکل میں وقتًا فوقتًا اردو روزناموں پاسبان اور سالار کے مونہوں پر سیاہی مَلتا رہا ہے۔ اس کا احسن رنگ میں جواب دیا جا چکا ہے جو پہلے اخبار ہفت روزہ بدر میں شائع ہوا اور پھر مرکز نے اُسے کتابچہ کی صورت میں بھی شائع کیا اور ۱۹۹۹ء میں جب بنگلور میں اس کتابچہ کی تقسیم و تشہیر ہوئی۔ تو مولوی مفتاحی صاحب نے اپنے بیانوں کے ذریعہ شہر میں کشیدگی پیدا کردی اور بہت بُرا منایا یہاں تک کہ خاکسار کے خلاف اپنے ہم نشین مولویوں کے ذریعہ قتل کے فتوؤں تک سے گریز نہ کیا اور ہمارے دیئے ہوئے چیلنج مباہلہ کے ٹریکٹ کو شرائط کے مطابق قبول بھی نہ کیا اور اب مفتاحی صاحب کی غیر شریفانہ گستاخانہ بیہودہ گوئی بھی سن لیں:

اس کتاب کے صفحہ ۱۳۴ پر انہوں نے ''انتباہ و عبرت'' کے عنوان سے لکھا ہے کہ راقم الحروف احقر محمد شعیب اللہ خان نے جو قادیانی امیر مرزا طاہر کے چیلنج مباہلہ کا جواب دیتے ہوئے اس کو واضح الفاظ میں قبول کیا تھا اور لکھا تھا کہ مرزا طاہر احمد کے اس چیلنج کو قبول کرتا ہوں اور مرزا طاہر کو مبارزت کے لئے میدان مباہلہ میں آنے کی کھلے طور پر دعوت دیتا ہوں اور میری طرف سے پورا اختیار دیتا ہوں کہ وہ بنگلور میں کسی بھی ایسی جگہ کا انتخاب کرلے جو بالکل عام ہو جیسے کوئی میدان، عیدگاہ، پارک چوراہا وغیرہ اور جو تاریخ اور وقت چاہے مقرر کرلے۔ مجھے منظور ہوگا۔''

(مفتاحی کا جھوٹ وفریب صفحہ ۱۳۴)

چیلنج مباہلہ میں ہر مکفر و مکذب کو مخاطب کر کے یہ کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے۔ بس آپ اپنی جگہ پر رہ کر اس سے سچ اور جھوٹ میں تمیز کر کے فیصلہ کرنے کی دعا کریں اس سے مدد چاہیں جھوٹے پر لعنت کی دعا کریں اور چیلنج مباہلہ کی قبولیت کو خوب ''شہرت دیں اپنے اخباروں میں قبولیت مباہلہ کی تشہیر کریں اور مباہلہ کی قبولیت کے دستخط کے ساتھ بغرض تصدیق ایک کاپی ہمارے پاس یا مرکز قادیان ارسال کردیں۔ مگر ''نہ چالیس من تیل جمع ہوگا اور نہ رادھا ناچے گی'' کا مصداق مفتاحی صاحب کا معاملہ ہوا۔ انہوں نے چیلنج مباہلہ قبول نہیں کیا۔

آگے مفتاحی صاحب لکھتے ہیں:

''یہ تحریر یکم محرم الحرام ۱۳۲۰ھ کی ہے اور یہ تحریر روزنامہ سالار میں ۵/محرم الحرام ۱۴۲۰ھ کو اور روزنامہ پاسبان میں ۳/محرم الحرام ۱۴۲۰ھ کو شائع ہوئی تھی، اور آج بتاریخ ۱۷/جمادی الاخر ۱۴۲۹ھ کو اس پر نو برس چھ ماہ کا ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے مگر کسی قادیانی کو تو ایک طرف خود مرزا طاہر کو اس کی ہمت نہ ہوئی کہ میرے اس جواب پر وہ میدان مباہلہ میں قدم رکھتا۔ حتّٰی کہ اِسی بے شرمی و ذلت کے ساتھ وہ دنیا سے جاچکا ہے۔'' (صفحہ ۱۳۴)

یہ زبان ہے آج کل کے نام نہاد محافظان ختم نبوت و وارثانِ رسولؐ کی۔ شاید ایسی گستاخانہ زبان ابوجہل کو بھی نصیب نہ ہوئی ہوگی۔ کیا ایسے شخص کے ساتھ ایک مقدس انسان کا آمنا سامنا ہونا مناسب تھا؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اے سخت دل قوم! تمہیں کس نے چاند پر تھوکنا سکھلایا کیا تم اس سے لڑو گے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اپنے دلوں میں غور کرو کہ کبھی خدا نے کسی جھوٹے کے ساتھ ایسی رفاقت کی کہ قوموں کے ارادوں اور کوششوں کو اس کے مقابل پر ہر ایک میدان میں نابود کر دیا اور ان کو ہر ایک کو اس کے حملہ میں نامراد رکھا۔ باز آجاؤ اور اس کے قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنی مفسدانہ حرکات پر مہر لگا چکے۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی تم میں سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجھے نابود کر دیتی۔ مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی بلکہ دعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے تم نے میرا نام کذاب رکھا۔ لیکن مسلمہ تو وہ تھا جس کا ایک ہی جنگ میں خاتمہ ہوگیا مگر تم تو بیس برس تک جنگ کئے گئے اور ہر جنگ میں نامراد رہے کیا سچوں اور مومنوں کے یہی نشان ہوا کرتے ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے اور ہم بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلہ میں تمہارا انجام ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کس نے تم میں سے مباہلہ کیا کہ آخر اُس نے ذلت یا موت کا مزہ نہ چکھا۔ اوسل تم میں سے مولوی اسمٰعیل علی گڑھ نے میرے مقابل پر کہا کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے گا۔ سو تم جانتے ہو کہ شائد دس سال کے قریب ہو چکے کہ وہ مرگیا اور اب خاک میں اس کی ہڈیاں بھی نہیں مل سکتیں۔ پھر پنجاب میں مولوی غلام دستگیر قصوری اٹھا اور اپنے تئیں کچھ سمجھا اور اس نے اپنی کتاب میں میرے مقابلہ میں یہ لکھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے گا سو کئی سال ہوگئے کہ غلام دستگیر بھی مرگیا وہ کتاب چھپی ہوئی موجود ہے۔ اسی طرح مولوی رشید احمد گنگوہی اُٹھا اور ایک اشتہار میرے مقابل پر نکالا اور جھوٹے پر لعنت کی اور تھوڑے دنوں کے بعد اندھا ہوگیا دیکھو اور عبرت پکڑو پھر بعد اس کے مولوی غلام محی الدین لکھو کے والا اس نے بھی ایسے ہی الہام شائع کئے آخر وہ بھی جلد دنیا سے رخصت ہوگیا۔ پھر عبدالحق غزنوی اُٹھا اور بالمقابل مباہلہ کر کے دعائیں کیں کہ یہ جھوٹا ہے خدا کی اس پر لعنت ہو برکتوں سے محروم ہو۔ دنیا میں اس کی قبولیت کا نام ونشان نہ رہے۔ سو تم خود دیکھ لو کہ ان دعاؤں کا کیا انجام ہوا اور اب وہ کس حالت میں اور ہم کس حالت میں ہیں۔ دیکھو اس مباہلہ کے بعد ہر ایک بات میں خدا نے ہماری ترقی کی اور بڑے بڑے نشان ظاہر کئے۔ آسمان سے بھی اور زمین سے بھی اور ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور جب مباہلہ ہوا تو شائد چالیس آدمی میرے دوست تھے اور آج ستر ہزار کے قریب ان کی تعداد ہے اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ اور ایک دنیا کو غلام کی طرح ارادتمند کر دیا اور زمین کے کناروں تک مجھے شہرت دے دی۔'' (نزول المسیح صفحہ ۳۳-۳۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے چیلنج مباہلہ پر ۲۰ برس گزر چکے ہیں۔ ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ اور اُس کے مکفر و مکذب علماء اور اُن کے ساتھیوں کے ساتھ اللہ کا کیا سلوک رہا ہے اور کس کے حق میں اُس کے سچا ہونے کا نشان دکھا دیا ہے اور کس کے جھوٹا ہونے پر لعنت ڈال کر فیصلہ سنا دیا ہے۔ چیلنج مباہلہ کے بعد جماعت احمدیہ اپنے امام رحمہ اللہ تعالیٰ کی سربراہی میں چھلانگیں لگاتی ہوئی ۱۸۰ ممالک میں داخل ہوکر اپنے جھنڈے گاڑ چکی ہے۔ حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ تعالیٰ نے صرف چند سالوں میں ایک کروڑ افراد پر مشتمل جماعت کو ۲۰ کروڑ میں تبدیل کر دیا۔ یہ ایسی کامیابی و کامرانی ہے گذشتہ چودہ سو سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور سعید کو چھوڑ کر امت میں کسی کو نصیب نہ ہوئی اور نہ ہی کسی قوم میں ایسی کامیابی کی مثال ہی ملتی ہے اللہ تعالیٰ نے آپؒ پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے۔ آپؒ کا ہر ملک میں شاندار پُر تپاک پروقار والہانہ استقبال ہوا شہروں کی چابیاں آپؒ کے مبارک قدموں میں وہاں کے حکمرانوں نے رکھ دیں اور اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو امام الفاتحین بنادیا۔

آپؒ نے ہزارہا مسجدیں، مشن ہاؤس، اسکولس، کالجز ہسپتالز بنا کر بنی نوع انسان کی خدمت پر لگا دیئے۔ آپؒ کے مبارک دَور میں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل MTA کو قائم فرمایا۔ حضور رحمہ اللہ نے ایک انتہائی اچھوتے رنگ اور سلیس زبان میں قرآن مجید کا دلکش انداز میں ترجمہ فرمایا۔ اور آپ کے دَور میں ۵۰ زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ ہوا اور دنیا کی ہر زبان میں تقریبًا اسلام اور احمدیت کا لٹریچر آپؒ نے مہیا فرمادیا۔ آپؒ نے بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے ریڈکراس کی طرز پر ''ہیومینٹی فرسٹ'' کا ادارہ قائم فرمایا۔ چیلنج مباہلہ کے بعد جماعت احمدیہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے موسلا دھار بارشوں کی طرف رحمت کے نشان دکھائے۔ رہی حضرت امام جماعت احمدیہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ کی خود کی بات تو ایسے مقدس و برگزیدہ، صاحب کشف او الہام خدا نما کریم فیاض انسان جن کا زہد و تقویٰ علم و عرفان صدیوں پر بھاری ہوتا ہے اور صدیاں گزرنے پر ہی بساطِ دنیا پر ظاہر ہوتے ہیں اور جب رخصت ہوتے ہیں تو کامیابیوں و کامرانیوں کے گلاب جو خدا کی رضا مندی عطر سے تر ہوتے ہیں ہاتھوں میں لئے فتح نصیب جرنیل بنکر رخصت ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آواز ان کا کانوں میں سرگوشیاں کرتی ہے

یٰاَیتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الٰی ربّک راضیۃً مّرضیۃ۔

اس کے برعکس مکفر و مکذب علماء اور ان کے ساتھیوں کا کیسا برا اور بدعبرتناک انجام ہوا جارہا ہے۔ ہر صاحب بصیرت کے لئے ایک لمحہ فکر یہ ہے ان کے نیچے سے بھی اوپر سے بھی خدائی قہر آگ بن کر برس رہا ہے دنیا کے کسی ملک میں بھی ان کو عزت و احترام کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ ہر جگہ ذلیل و خوار ہوکر رسواء ہورہے ہیں دنیا کی بدترین قسم کی جیلوں میں یہ بند ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ امام کے یہ منکر و مکفر و مکذب کیا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر غیر مسلم اماموں (لیڈروں) کو مسلط کر رہا ہے نہ ان کے ملک ان سے خوش ہیں نہ باہر کے ملک ان سے خوش ہیں۔ مگر اتنا سب دیکھنے اور سننے کے باوجود شریر اپنی شرارت سے باز نہیں آتے عقل کے ناخن نہیں لیتے شوخی و استہزاء میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ شاید خدا تعالیٰ ان کو ڈھیل پر ڈھیل دیکر پکڑے۔

جماعت احمدیہ کی ۱۲۰ سالہ تاریخ گواہ ہے جو لوگ جماعت کی مٹا دینا چاہتے تھے خود مٹ گئے۔ مگر جماعت ہر ابتلاء کے دَور میں ایک نئی شان کے ساتھ اُبھری ہے اور خدا تعالیٰ دشمن کے راستہ میں کھڑا ہوکر اُن کو کیفر کردار تک پہنچا رہا ہے کہاں ہے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کہاں ہے مولانا ثناء اللہ امرتسری اور کہاں ہے سعد اللہ لودھیانوی اور کہاں ہے عبدالحق غزنوی اور پھر مولانا ظفر علی خان مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری انور شاہ کشمیری مولوی یوسف لدھیانوی حکمرانوں میں ذوالفقار علی بھٹو، شاہ فیصل عیدی امین، جنرل ضیاء وغیرہ وغیرہ ان تمام معاندین نے جماعت احمدیہ کو مٹانے کے زعم میں کیا کچھ نہیں کیا۔ آخر کار وہی مٹ گئے ان کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔ مگر جماعت احمدیہ کوہ ہمالہ کی طرح آج بھی قائم و دائم رہ کر ترقی پر ترقی کرتی چلی جارہی ہے پس یہ ہیں

اس کے صداقت کے نشان کہ جماعت احمدیہ ہی سچی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ جماعت ہے۔

مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۳۵-۱۹۳۴ء میں ایک موقعہ پر احمدیوں کو مخاطب کر کے بڑی تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا۔ "مسیح کی بھیڑو تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ ہوا ہے یہ مجلس احرار ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔ مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اُٹھے۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو"۔ (سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۳۸، صفحہ ۱۰۰)

ایک موقعہ پر خود انہوں نے فرمایا:

"حقیقۃً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت قوم کی سی ہے کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہاران کی نوشتہ ہے۔"

(سید عطاء اللہ بخاری مولفہ شورش کشمیری صفحہ ۱۶۳)

ایک جگہ انہوں نے کہا:

"جانوروں کی طرح بے شعور محنت کر کے جینا اور کیڑوں کی طرح مرنا ہماری بے عمل زندگی کا عنوان ہے۔ باسی کڑی کے اُبال کی طرح ہم اُٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرف بیٹھ جاتے ہیں۔"

(تاریخ احرار صفحہ ۱۵۲ طبع دوم)

انجام:-

"احمد علی لاہوری عطاء اللہ شاہ بخاری اور عماء الدولہ ان تینوں پر فالج گرا کہ یہ تینوں قرآن مجید میں معنوی تحریف کرتے تھے۔ خدا کی طرف سے ان پر عذاب نازل ہوا تینوں کے پہلو مارے گئے اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرگئے حتیٰ کہ مرتے وقت کلمہ بھی نصیب نہ ہوا"۔ (چٹان ۷ رجنوری ۱۹۶۳ء)

اس طرح کے بیسیوں حوالے موجود ہیں ان لوگوں کے بارے میں جو جماعت کے مقابلہ میں آ کر یا مباہلہ قبول کر کے ذلت و رسوائی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے۔

پھر مولوی مفتاحی صاحب لکھتے ہیں:

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوگیا کہ قرآن شریف نے جن کے حق میں حتمی فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ موت کی قسم کھانے کو تیار نہیں ہوں گے، یہ یہی لوگ ہیں اور خود مباہلہ کی دعوت دیکر مباہلے سے فرار کی ذلت والی راہ اختیار کرنے والے یہی بے شرم لوگ ہیں۔

(قادیانیت ایک جھوٹ ایک فریب)

مولوی مفتاحی صاحب نے شرائط کے مطابق پہلے تو چیلنج مباہلہ کو قبول نہ کرتے ہوئے جماعت کے خلاف شہر میں ایک تناؤ سا پیدا کر دیا اس طرح فریب دیکر فرار کی راہ اختیار کر لی اور اب الٹا الزام دے رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے مباہلہ سے فرار کی ذلت والی راہ اختیار کر لی اس لئے بے شرم لوگ ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

مولوی صاحب جھوٹ کو جائز قرار دیکر جھوٹ پر جھوٹ لکھنے والے بے شرم لوگ ہوئے۔ مذہب کا چولہ پہن کر دوسرے فرقوں کے بزرگوں کا عزت و احترام نہ کرنے والے بداخلاق بے شرم ہوتے ہیں۔

مولوی صاحب اپنے استادوں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی منظور چنیوٹی کے نقش قدم پر قدم رکھ کر انہی کی زبان بول رہے ہیں کیونکہ وہ بھی مکر و حیلے کر کے شرائط کے مطابق مباہلہ کے چیلنج کو قبول نہ کر کے اپنی من گھڑت ڈینگیں ہانکتے رہے اور آخر اپنی من پسند طبعی عمر پا کر جماعت احمدیہ کی صداقت پر گواہ بن گئے اور جماعت احمدیہ پر ہونے والے الٰہی رحمتوں اور فضلوں کی بادشوں کے نشانوں دیکھ یاس وحسرت کو سمیٹ کر دنیا سے لے گئے۔

مولوی مفتاحی صاحب آخر پر لکھتے ہیں:

"قادیانیو! میں تمہیں دعوت غور و فکر دیتا ہوں اور ان واقعات سے عبرت حاصل کرنے اور صداقت کو پانے کی جستجو کا مشورہ دیتا ہوں اور اسلام کی طرف آنے اور قادیانیت کے جھوٹے مذہب کا طوق اپنی گردنوں سے اتار پھینکنے کی تلقین کرتا ہوں تاکہ تم بھی حضرت خاتم المرسلین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے آجاؤ اور ابدی سکون و راحت حاصل کرسکو۔"

جواب: مولوی صاحب! آپ کے مفکر اسلام علامہ اقبال تو آپ کے لئے یہ کہہ گئے ہیں۔

نماز، روزہ و قربانی حج
یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

پھر آپ کون سے اسلام کون سے پرچم کی بات کرتے ہیں یہاں تو مختلف قسم کے اسلام دکھائی دیتے ہیں۔ سنّی اسلام ہے شیعہ اسلام الگ ہے وہابی اسلام ہے دیوبندی اسلام ہے، بریلوی اسلام ہے۔ اس طرح تقریباً ۷۲ اسلام ہیں اور ان کے مختلف رنگوں کے پرچم ہیں اتنی دُوری ہے ان اسلاموں میں کہ نماز کیوقت بھی یہ ایک ساتھ کھڑے نہیں ہوسکتے تو ہمیں کس اسلام کی طرف بلا رہے ہیں۔ پھر وہ لوگ بھی ہیں جو رشید احمد گنگوہی صاحب کو رحمۃ للعالمین اور بانی اسلام کا ثانی، مولوی اشرف علی تھانوی کو ظل رسول، پنڈت نہرو کو رسول اسلام اور مہاتما گاندھی کو نبی بالقوۃ کہتے ہوئے ذرا شرم محسوس نہیں کرتے چنانچہ اخبار ذوالفقار ۱۲ راپریل ۱۹۲۱ نے لکھا کہ عطاء اللہ بخاری نے ۲۵ اپریل کی تقریر میں جو مسجد خیر دین میں کی بیان کیا کہ:

"میں مسٹر گاندھی کو نبی بالقوۃ مانتا ہوں۔"

(دیوبندی مذہب" صفحہ ۳۵۷، صفحہ ۱۳۱، صفحہ ۲۶۴ از مولوی غلام مہر علی گولڑوی مطبوعہ کتب خانہ مہریہ منڈیاں چشتیاں بہاولنگر ۵ بحوالہ الزجاجہ)

پھر ایک پرچم یہ بھی ہے کہ "حضرت بایزید سے لوگوں نے کہا کہ قیامت کے دن ساری خلقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔ تو فرمایا قسم خدا کی میرا لوا (جھنڈا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لوا سے زیادہ ہے کہ خلائق اور پیغمبر میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے مجھ جیسا نہ آسمان میں پائیں گے نہ زمین میں۔" (ظہیر الاصفیا اردو ترجمہ تذکرۃ الاولیا باب چودھواں صفحہ ۱۵۹ تذکرۃ الاولیاء اردو شائع کردہ شیخ برکت علی اینڈ سنز صفحہ ۱۳۰)

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

امام مہدی موعود پرچم محمدیؐ کا علمبردار اور صاحب دولت احمدیہ ہوگا۔"

(ینابیع المودۃ الجزء الثالث صفحہ ۵۸)

پس اسلام وہ ہوتا ہے جس میں مسلمانوں کو متحد رکھنے کے لئے خلافت کا بابرکت آسمانی نظام ہو اور جہاں ایسا اسلام ہو اُس کے خلیفہ کے دست مبارک میں حضرت خاتم المرسلین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس پرچم ہوتا ہے پس جماعت احمدیہ حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے اور اس میں خلافت کا بابرکت نظام بھی جاری ہے اس لئے حضرت خاتم المرسلین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام کی نمائندہ جماعت ہوئی اس وجہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اب امام مہدی موعود کے پرچم محمدیؐ کے علمبردار اور صاحب دولت احمدیہ ہیں۔

پس مولوی مفتاحی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ جماعت احمدیہ ہی اب ابدی سکون اور راحت کی ضامن ہے اس لئے مولوی صاحب بھی اس میں شامل ہو کر ابدی سکون و راحت پا سکتے ہیں۔ مجلس احرار کا مشہور آرگن آزاد، لکھتا ہے۔

"حجۃ الاسلام حضرت علامہ انور شاہ صاحب کاشمیری حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرھم رحمہم اللہ کے علمی اسلحہ فرنگی کی امن کاشتہ داشتہ نبوت کو موت کے گھاٹ نہ اُتار سکے۔"

(آزاد ۳۰ اپریل ۱۹۵۷ء صفحہ ۱۷)

جماعت اسلامی کا اخبار "المنیر" لکھتا ہے:

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی ہے مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ تعلق باللہ دیانت خلوص علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفرلھم کے بارے میں ہمارے حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہمپایہ ہوں۔ اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں گے اور قادیانی اخبارات و رسائل بھی چند دن اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں گے لیکن اس کے باوجود ہم اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔"

(المنیر ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء)

"ترجمان القرآن" اگست ۱۹۵۴ء کی اشاعت میں ایک صاحب مودودی صاحب سے دریافت کرتے ہیں:

"میں اکثر اوقات اس پر غور کرتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو اپنے مشن میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی مجھے مرزا صاحب کی کامیابیوں کا سلسلہ لامتناہی نظر آتا ہے اور جس وقت مرزا صاحب کے مخالفین کی نامرادیوں پر غور کرتا ہوں تو وہ بھی بے حدو حساب نظر آتی ہیں ایسا کیوں......؟ ایک شخص خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ پر کھڑا ہوتا ہے، نائبین رسول کو چیلنج کرتا ہے کہ تم سب مل کر بھی میرے مشن کو فیل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ خدا کی تائید میرے شامل حال ہے تم جب بھی میرے مقابلہ پر آؤ گے ہر مرتبہ ذلیل اور نامراد رہو گے اور یہی میرے نبی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوتا ہے مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غیب سے پیدا ہوتے ہیں.....دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آتے ہیں جن کی ایک مثال لاہور کا مارشل لاء ہے۔ ذرا سچے رسول کی ختم نبوت کی حفاظت کرنے والوں کی ناکامیاں اور تباہیاں سامنے لائیے! کس قدر زوردار تحریک اٹھی تھی اور کیسے ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ گئے۔"

(ترجمان القرآن اگست ۱۹۵۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جماعت کو نصیحت

آپؒ فرماتے ہیں:

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
گولبازار ربوہ
فون 047-6213649
047-6215747

بقیہ رپورٹ از صفحہ اوّل

میڈیا میں کوریج

آج بھی اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر شائع کرنے کے ساتھ حضور انور کے پروگراموں کی خبریں دیں۔

✿...... ملیالم زبان کے ایک اخبار روزنامہ "Manorame" نے اپنی 28/نومبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

’’مطلب پرستوں کی غلط کاریاں امن وامان کو نقصان پہنچا رہی ہیں‘‘۔

’’احمدیہ مسلمانوں کے عالمگیر روحانی رہنما خلیفۃ المسیح الخامس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے آج باہمی اتحاد واتفاق کی مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے ۔فرمایا کہ آپس کے پیار ومحبت، بھائی چارگی اور عزت پیدا ہونے سے ہی امن عالم قائم ہوسکتا ہے۔ آج بہت زیادہ مطلب پرست ہوجانے کی کیفیت دنیا میں نظر آرہی ہے۔ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کی ذمہ داریاں سب بھول گئے ہیں۔ ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ ہم تعلیم یافتہ اور مہذب ہیں تو دوسری طرف انسان میں رواداری کا فقدان پایا جاتا ہے۔ افراد اور ممالک باہم جدائی اختیار کر رہے ہیں ۔آپ نے تفصیلاً بتایا کہ اس قسم کے رجحانات کو ختم کرنے کی ضرورت ہے‘‘۔

✿...... ملیالم زبان کے ایک اور اخبار روزنامہ "Mathrubhumi" نے اپنی 28/نومبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

’’رواداری کے قیام کی ضرورت ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد‘‘۔

’’کالیکٹ; احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی رہنما حضرت مرزا مسرور احمد نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ تعلیم حاصل کرنے سے علم میں اضافہ ہورہا ہے۔لیکن دنیا میں رواداری کا فقدان بہت زیادہ ہوتا نظر آرہا ہے۔ مذہبی تعصّب ہی اس کا نتیجہ ہے۔ دوسروں کے حقوق کو نظر انداز کرنے والا رُجحان پایا جاتا ہے۔ آپ Gateway ہوٹل میں منعقدہ استقبالیہ تقریب کو خطاب فرما رہے تھے۔ دنیا میں عموماً حرص زیادہ پیدا ہورہا ہے۔ دوسروں کے وسائل پر نظر رکھنے کا رجحان پیدا ہورہا ہے۔ اس دنیا میں اس وقت ہر ایک کو دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر انسان کو اپنا مذہب اختیار کرنے کا حق ہے۔ مذاہب کو باہم عزت ورواداری اپنانا چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ ہر قوم میں خدا نے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ اگر کوئی خدا کا حکم نہیں مانتا تو یہ بات خدا اور اس کے درمیان معاملہ ہے۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے عقائد ہی درست ہیں تو اس کی طرف لوگوں کو دعوت دینا چاہئے لیکن دوسروں پر ظلم ڈھانے کا ہمیں کوئی حق نہیں ہے‘‘۔

29/نومبر 2008ء بروز ہفتہ:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل میں نماز کے لئے مخصوص کئے گئے ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

’’مسجد عمر‘‘ ارنا کولم اور دیگر چار مساجد کی افتتاحی تقریب

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے ’’مسجد عمر‘‘ ارنا کولم کی افتتاحی تقریب کے لئے روانگی ہوئی۔ دس بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پولیس کے ایسکورٹ میں احمدیہ سینٹر ارنا کولم ’’مسجد عمر‘‘ تشریف آوری ہوئی جہاں ارنا کولم زون کی جماعتوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ بعد ازاں حضور انور نے مسجد عمر کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور مسجد کے اندر تشریف لے گئے ۔ جہاں ارنا کولم کی ’’مسجد عمر‘‘ اور اس علاقہ میں تعمیر ہونے والی دیگر چار مساجد ’’مسجد بیت العافیت‘‘ گوڈونگلور (kodungallur)، ’’مسجد ناصر‘‘ Alapuzha، ’’مسجد محمود‘‘ Palluruthi اور ’’مسجد بیت الہدیٰ‘‘ Ayirapuram کے افتتاح کے لئے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

مسجد کے دونوں ہال اور بیرونی احاطہ احباب جماعت مرد وخواتین سے بھرے ہوئے تھے ۔کوچین، ارنا کولم اور اردگرد کے علاقہ کی جماعتوں سے احباب اور فیملیز صبح سے ہی جماعت کے اس سینٹر میں پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ احباب اتنی بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے موجود تھے کہ پاؤں رکھنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ ہر ایک کی کوشش تھی کہ ان بابرکت اور روحانیت سے پُر لمحات سے اپنی جھولیاں بھر لے ۔ ان جماعتوں کو اور ان علاقوں میں بسنے والے عشاق احمدیت کو یہ گھڑیاں ایک صدی کے بعد نصیب ہوئی تھیں ۔ یہ پیاسے آج سیراب ہو رہے تھے۔ ان کے دل بھی روشن تھے اور چہرے خوشی ومسرت سے معمور تھے۔ ان کی نظریں ہر وقت حضور انور کے چہرہ مبارک پر لگی رہتی تھیں۔

مساجد کے افتتاح کے تعلق میں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم انصار مہدی صاحب نے پیش کی ۔ بعدازاں زونل امیر وی پی احمد کبیر صاحب نے ملیالم زبان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہتے ہوئے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

ارنا کولم شہر

ارنا کولم شہر جہاں ’’مسجد عمر‘‘ تعمیر ہوئی ہے اور جہاں آج یہ تقریب منعقد ہورہی تھی صوبہ کیرالہ کا بہت ہی مصروف شہر ہے اور تجارتی مرکز ہے۔ صوبہ کیرالہ کے اس زون میں آٹھ جماعتیں ہیں اور صوبہ کیرالہ کے اس جنوبی علاقہ میں احمدیت کا پیغام سب سے پہلے 1933ء میں مولانا عبداللہ صاحب کے ذریعہ پہنچا اور 1941ء میں یہاں باقاعدہ جماعت قائم ہوئی۔

’’مسجد عمر‘‘ جہاں آج یہ تقریب ہو رہی ہے اس کا رقبہ 15 ہزار مربع میٹر ہے جہاں دومنزلہ بڑی خوبصورت اور بلند میناروں والی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ احباب وخواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ نماز کے ہال ہیں ۔مجموعی طور پر 1250 افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ مسجد کے ساتھ گیسٹ روم، لائبریری، دفاتر وغیرہ بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر 50 لاکھ روپے میں ہوئی ہے جس میں سے 45 لاکھ روپے احباب جماعت کیرالہ اور کیرالہ کے ان احباب نے دئے ہیں جو UAE میں مقیم ہیں۔

دوسری مسجد جس کا افتتاح ہورہا ہے کوڈنگلور (Kodungallur) میں چار ہزار چار سو مربع میٹر کے رقبہ پر تعمیر ہوئی ہے۔ یہ مسجد ایک مخلص خاتون اہلیہ مکرم احمد اسماعیل صاحب نے اپنے ذاتی خرچ سے تعمیر کروائی ہے۔

’’مسجد بیت العافیت‘‘

Kodungallur وہی جگہ ہے جہاں اسلام عرب میں ظہور ہونے کے بعد ابتدائی سالوں میں ہندوستان پہنچا ۔ حضرت مالک بن دینارؓ عرب قافلوں کے ساتھ اس جگہ آئے اور یہاں کے حکمران نے اسلام قبول کیا اور پھر اس نے مکّہ کا سفر اختیار کیا۔ اور یہی وہ جگہ ہے جہاں ہندوستان کی سرزمین پر سب سے پہلی ’’مسجد مالک دینار‘‘ تعمیر ہوئی۔

آج اس جگہ مسجد احمدیہ ’’مسجد بیت العافیت‘‘ تعمیر ہوئی ہے۔

’’مسجد بیت الہدیٰ‘‘

تیسری مسجد ’’مسجد بیت الہدیٰ‘‘ ہے ۔ یہ مسجد دو منزلہ ہے اور جماعت آئرا پورم (Ayira Puram) میں 3500 مربع میٹر کے رقبہ پر 18 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوئی ہے۔

’’مسجد محمود‘‘

چوتھی مسجد ’’مسجد محمود‘‘ ہے جو Palluruthi کے علاقہ میں تعمیر ہوئی ہے۔ یہ ایک پرانی مسجد کو مزید وسعت دے کر تعمیر کی گئی ہے اور ساتھ مبلغ کے لئے رہائشی گھر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

’’مسجد ناصر‘‘

پانچویں مسجد ’’مسجد ناصر‘‘ ہے جو Alapuzha کے علاقہ میں تعمیر ہوئی ہے۔

زونل امیر وی پی احمد کبیر صاحب کے تعارفی ایڈریس کا اردو زبان میں ترجمہ مکرم محمد نجیب خان صاحب نے پیش کیا۔

بعدازاں دس بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا:

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ اپنی ضرورت کے مطابق جو مسجد میں اضافے کی ضرورت تھی اس مسجد کو وسعت دی اور دو بڑے خوبصورت ہال جیسا کہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے تعمیر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جنہوں نے اس مسجد کے لئے قربانی دی، بہترین جزا دے اور ان کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عموماً احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد بناتے ہیں لیکن ہمیشہ یاددہانی بھی کروانی چاہئے اور ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کا مقصد یہ بتایا ہے کہ عبادت کے لئے لوگ آئیں اور صرف عبادت کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کے دنیاوی کاموں کے کرنے سے بچنا چاہئے۔ کسی بھی مسجد میں جو خدا کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہو اس میں دنیاوی کاموں کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دئے ہیں ۔اس میں دو اہم حکم ایسے ہیں جس میں قریباً سارے احکامات آجاتے ہیں ۔ایک حقوق اللہ کی ادائیگی اور دوسرے حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔

حقوق اللہ کی ادائیگی میں نمازیں اور تمام عبادات آجاتی ہیں اور حقوق العباد میں تمام وہ باتیں آجاتی ہیں جو دوسروں کے حق ادا کرنے کے لئے ہوں اور اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور پھیلانے کے لئے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ تم خیر اُمّت ہو۔ تم نیکیوں کی تلقین کرتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو۔ پس ہم احمدی جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ چودہ سو سال کے عرصہ کے بعد ان تعلیمات کو ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوبارہ سمجھا اور اب سمجھنے کے بعد اس پر عمل کرنے اور اپنی زندگیوں میں لاگو کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خیر اُمّت کا ٹائٹل ہمیں یونہی نہیں مل گیا۔ اس کے لئے عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں اور تمام نیکیاں اختیار کرنی ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ان باتوں سے رکنا ہے جن سے رکنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مساجد اس بات کی یاددہانی کروانے کے لئے ہیں کہ جب مساجد میں آؤ تو تمہاری حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ نیکیاں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو اور برائیوں سے رُکنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ پس یہ اینٹوں، سریے، بجری اور سیمنٹ کی عمارت بنا دینا کافی نہیں ہے بلکہ اب اس کی تعمیر کے بعد اس کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ حق اسی صورت میں ادا ہوگا جب ہم خدا کے حکم کے مطابق اس کو ادا کر رہے ہوں گے۔ خدا کے حضور جھکنے والے ہوں گے۔ خدا سے مدد مانگنے والے ہوں گے کہ خدا ہمیں توفیق دے کہ اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں اور آپس میں پیار ومحبت اور بھائی چارہ پھیلانے والے ہوں اور اسلام کا حقیقی پیغام جو پیار ومحبت کا پیغام ہے اس کو اس علاقے میں، لوگوں میں اور معاشرے میں پھیلانے والے بنیں۔

حضور انور نے فرمایا: مسجد ایک سمبل (Symbol) ہے ۔اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کے اظہار کا اور اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے، اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ دونوں حقوق جس حد تک ممکن ہے ادا کرنے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی ہم نے تلاوت سنی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا تھی جب خانہ کعبہ کی تعمیر کے لئے پتھر اٹھائے جارہے تھے کہ اے خدا ہماری طرف سے اسے قبول کرلے اور ہماری ذریّت میں سے، ہماری نسل میں سے ایک فرمانبردار اُمّت پیدا کردے۔ اور پھر انہی

میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور ان کا تزکیہ کردے۔ تو اس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں ہم نے دیکھا کہ خداتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آنحضرت ﷺ نے آکر قرآن کریم کی شریعت جو خداتعالیٰ نے آپؐ پر اتاری تھی، دنیا میں نافذ فرمائی۔ لیکن کیا آنحضرت ﷺ نے صرف احکامات دئے؟ کیا دنیا کو صرف یہ بتایا کہ قرآن کریم مجھ پر اترا ہے، اس پر عمل کرنا چاہئے۔ نہیں، بلکہ سب سے پہلے آپؐ نے اس پر عمل کرکے دکھایا۔ اپنے صحابہؓ کے سامنے بندوں کے حقوق ادا کرنے کے معیار قائم کرکے دکھائے۔ اسی لئے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے یہی جواب دیا کہ کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ آنحضرت ﷺ کی سیرت قرآن کریم کے ایک ایک لفظ کی گواہی دیتی ہے۔ یا قرآن کریم کی ہر آیت اور ہر لفظ یہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس پر عمل کرکے دکھایا اور ہمارے سامنے آپؐ کا اُسوہ قائم ہوگیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام مبعوث ہوئے جن کو ماننے کی خداتعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا فرمائی اور پھر آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے نتیجہ میں اس آخری زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد دائمی خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ پس ان دعاؤں سے فیض پانے کے لئے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے سامنے ایک مقصد ہے۔ ہم نے زمانہ کے امام کو مانا ہے تو اس بات کو اور اس مقصد کو سامنے رکھ کر مانا ہے کہ اب ہم نے اپنے اندر انقلاب پیدا کرنے کے لئے کوشش کرنی ہے جو آنحضرت ﷺ پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کے لئے کوشش کرنی ہے جس کے قائم کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور اُس اُسوہ پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے قائم فرمایا اور جس پر چلنے کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑا زور دے کر اپنے ماننے والوں کو نصیحت فرمائی۔ پس جب ہم اس اُسوہ پر عمل کرنے والے ہوں گے تو ہم احمدیت قبول کرنے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے اور مساجد کی تعمیر کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ اس مقصد کو سامنے رکھنے والا ہو اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ توفیق دے کہ یہ مساجد اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اس علاقہ میں پھیلانے والی بنیں اور آپ دنیا کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانے والے بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب ہم مسجد بناتے ہیں تو جہاں یہ مسلمانوں کو اکٹھا کرنے والی بنتی ہے وہاں اسلام کے پیغام کو پھیلانے والی بھی بنتی ہیں۔ پس اس مسجد کو بنانے کے بعد آپ کی ذمہ داری اور بھی بڑھ گئی ہے۔ جب اس خوبصورت مسجد کو لوگ دیکھیں گے تو توجہ پیدا ہوگی اور لوگ اس مسجد کی وجہ سے آپ لوگوں کی طرف کچھ استفسارات کے ساتھ آئیں گے۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے نیک نمونے قائم کرتے ہوئے آگے بڑھے اور احمدیت کے پیغام کو اپنے علاقہ میں پھیلانے کے لئے کوشش کرے۔ خدا آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: جو مختلف مساجد بنی ہیں ان کے ناموں کا اعلان ہو چکا ہے۔ جہاں جہاں یہ مساجد بنائی گئی ہیں خداتعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو توفیق دے کہ ان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے ساتھ ساتھ ملیالم زبان میں ترجمہ مکرم محمد اسماعیل صاحب نے کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب گیارہ بجے تک جاری رہا بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج Trivandram Zone کی جماعتوں Kollam، Achinecl، Mathra، Kottaraklak، Trivanelar اور Karungappally سے آنے والے خاندانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ لوگ 125 کلومیٹر سے لے کر 210 کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کرکے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ یہ لوگ دیوانہ وار حضور انور سے ملتے، اپنے محبوب امام کا دیدار کرتے، مرد احباب شرف مصافحہ حاصل کرتے، خواتین شرف زیارت پاتیں۔ حضور انور ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے، ان کا حال دریافت فرماتے اور بڑے بچوں کو قلم اور کم عمر بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔ ہر خاندان حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پاتا جو ہمیشہ کے لئے ان کے گھروں کی زینت بنی رہیں گی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام بارہ بجے تک جاری رہا۔

صوبہ کیرالہ کے عہدیداران کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

بعدازاں پروگرام کے مطابق صوبہ کیرالہ کے زونل امراء، زونل قائدین، صوبائی ناظم انصاراللہ، تین جماعتوں کے امراء، صوبائی سیکرٹری وقف نو اور صدر پبلیکیشن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب عہدیداران کا تعارف حاصل کیا اور فرمایا کہ صوبائی ناظم انصاراللہ کا عہدہ نئے قواعد میں ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں پتہ کریں۔

بعدازاں حضور انور نے ہر زونل امیر سے ان کے علاقہ کی جماعتوں کی تعداد، کمانے والوں کی تعداد، چندہ دہندگان کی تعداد، موصیوں کی تعداد اور لازمی چندہ جات اور حصہ آمد وغیرہ کے بجٹ اور اس سال اب تک کی وصولی کے بارہ میں جائزے لئے۔ اعداد وشمار پیش ہونے پر فرمایا کہ چندہ عام اور حصہ آمد الگ الگ تفصیل کے ساتھ ریکارڈ رکھنا چاہئے۔

صوبائی سیکرٹری وقف نو نے کیرالہ کے واقفین نو بچوں اور بچیوں کے کوائف پیش کئے۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سال میں کم ازکم ایک دفعہ سیمینار منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں مختلف شعبہ جات کے ماہرین کو دعوت دے کر ان سے تقریریں کروائی جائیں۔ اس سلسلہ میں غیر از جماعت ماہرین سے بھی تعاون لیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح مختلف علوم کے ریسرچ سکالرز سے بھی رابطہ پیدا کرکے ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اسی طرح امور طلباء کے تحت "Ahmadiyya Student Association" قائم کرکے مختلف عناوین پر سیمینار کئے جائیں۔ اسی طرح معاشرہ کے تعلیم یافتہ مختلف شخصیتوں میں احمدیت کا تعارف ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر شعبہ کو تقویٰ کی بنیاد پر اپنے کاموں میں جدّت اور زور پیدا کرنا چاہئے۔ مثلاً تربیتی شعبہ اگر فعال ہو تو امور عامہ کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک بات ضرور یاد رکھنی چاہئے کہ اگر کسی جگہ جماعتی نظام فعال نہیں تو ذیلی تنظیموں کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنی اپنی حد بندی اور چار دیواری کے اندر رہتے ہوئے فعّال بننے کی کوشش کریں۔ اس صورت میں جماعتی نظام کے اندر بھی جمود کی کیفیت دور ہو جاتی ہے اور اس سے عمومی رنگ میں جماعت میں بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔

صدر صاحب پبلیکیشن نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس خلافت جوبلی کے سال میں اس شعبہ نے 28 کتابیں شائع کی ہیں۔ ان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب "Revelation, Rationality......" کا ملیالم زبان میں ترجمہ بھی شامل ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کتاب کی کاپیاں ریزرو رکھ کر وہ لوگ جو Broad Minded ہیں اور Well Educated ہیں اور جو ہماری کتابیں پڑھنے کے شوقین ہیں ان کو دینا چاہئے۔ دوسرا جماعتی لٹریچر تو مذہبی رجحان دیکھ کر اس کے مطابق منتخب کرکے تقسیم کرنا چاہئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کے لئے اچھا ذریعہ ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مَیں نے برٹش پارلیمنٹ میں جو تقریر کی ہے اس کا ترجمہ کرکے وسیع پیمانے پر تقسیم کرنا چاہئے۔ اسی طرح کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ''پیغام صلح'' کی بھی وسیع پیمانے پر اشاعت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کتاب شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں کا ترجمہ کروا کر شائع کی جائے۔

ایک جماعت کے امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی مخیّر دوست غریب اور محتاج احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے کوئی رقم دے تو کیا اس کو تقسیم کرنے کی اجازت ہے؟۔ حضور نے فرمایا کہ اگر دینے والا شخص رسید کا مطالبہ کرتا ہے تو اسے رسید دینی چاہئے۔ اس صورت میں جماعتی نظام کے تحت صدقات کی مد سے امداد ہوتی رہتی ہے۔ لیکن اگر باقاعدہ رسید کا مطالبہ نہیں کرتا تو امیر جماعت کو اختیار ہے کہ یہ رقم لوکل غرباء و مستحقین میں اس کی منشاء کے مطابق تقسیم کردے۔

ایک سوال پر کہ کوئی شخص امیر یا صدر جماعت کو Involve کئے بغیر ذاتی طور پر امداد کرے تو اس کی اجازت ہے یا نہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ذاتی طور پر صدقہ وخیرات کرنے سے کسی کو منع نہیں کیا جاسکتا لیکن جماعتی نظام کے تحت صدقہ وخیرات کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

زکوٰۃ کی تقسیم کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی زکوٰۃ کی رقم میں سے کسی غریب رشتہ دار کو اپنی طرف سے بطور مدد دینا چاہتا ہے تو اس کی اجازت نہیں ہے۔ اپنی زکوٰۃ کی رقم مرکز بھجوانی ضروری ہے۔ البتہ مرکز کو اطلاع دی جاسکتی ہے کہ یہاں لوکل طور پر فلاں فلاں غریب اور محتاج لوگ ہیں جو زکوٰۃ وامداد کے مستحق ہیں۔

سیکرٹری وقف نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے استفسار کیا کہ جو واقفین نو بچے پڑھائی میں سست ہیں اور پڑھائی کا ان کو شوق نہیں ان کے بارہ میں کیا کارروائی کی جاسکتی ہے؟

حضور انور نے فرمایا ان کو اُن کے اپنے رجحان کے مطابق Electrical، Mechanical، Plumbing وغیرہ اس قسم کے پیشوں میں ٹریننگ دینی چاہئے۔ اس طرح ان سے جماعت کے لئے کام لیا جاسکتا ہے۔ بہرحال یہ کوشش کرنی چاہئے کہ کوئی بھی واقف نو ضائع نہ ہو۔

کالیکٹ میں سکول کی تعمیر اور مسجد بیت القدوس سے ملحقہ پلاٹ کی خرید کے ضمن میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض ہدایات دیں۔

آخر پر ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور انور کے اس بابرکت دورہ کے دوران احباب جماعت کی ملاقاتوں ان کے قیام وطعام کے تمام اخراجات کیرالہ کے بعض مخیّر احمدی احباب خود برداشت کررہے ہیں۔ ان سب کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور سب عہدیداران کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور تصویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔

یہ میٹنگ ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد عمر'' میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد دو بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کے ایسکورٹ میں تاج ہوٹل تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے سہ پہر تاج ہوٹل سے ''مسجد عمر'' کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو ایسکورٹ کیا۔ پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد عمر پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں "Ernakullam Zone" کی سات جماعتوں Alappuzha، Ayira Puram، Muwattupuzha، Kochin، Pallaruthy، Kodungallur اور Kakkaned کے 995 احباب مرد وزن نے حضور

انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

صوبہ لکشد یپ(Luksh Dweepe) سے آنے والے بعض احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہاں سے آنے والے لوگ دو دن کا سمندری سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی ملاقات اور دیدار کے لئے پہنچے تھے۔ اسی طرح صوبہ تامل ناڈو اور صوبہ آندھرا پردیش سے بھی بعض خاندان بڑے لمبے سفر طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے یہاں ارناکولم پہنچے تھے۔ یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے آقا کا دیدار کر رہے تھے۔ بڑے لمبے سفر طے کر یہ خاندان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے، ان چند مبارک گھڑیوں اور بابرکت لمحات کے حصول کے لئے پہنچے تھے، جو ان کی آئندہ نسلوں کی زندگی کا سرمایہ بننے والے تھے۔ یہ کیسے ہی مبارک لمحات تھے جو انہیں ایسا اطمینان اور تسکین قلب عطا کر گئے جو کروڑوں روپے خرچ کر کے بھی نہیں ملتا۔

میڈیا کوریج

✿...... ملیالم زبان کے سب سے بڑے اخبار Mathru Bhumi جس کے قارئین کی تعداد ڈیڑھ کروڑ سے زائد ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کوچین (Kochin) آمد کی خبر دیتے ہوئے اپنی اشاعت 29 نومبر 2008ء میں لکھا:

"احمدیہ خلیفہ کوچین تشریف فرما ہوئے"۔

"احمدیہ مسلم جماعت کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کوچین تشریف لائے۔ جمعہ کی شام سوا سات بجے King Fisher جہاز سے کالیکٹ سے کوچین وارد ہوئے۔ خلیفہ کو ائرپورٹ پر پُرخلوص خوش آمدید کہا گیا۔ مستورات سمیت سینکڑوں عقدت مندوں نے آپ کا استقبال کیا۔ سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔

ایرناکلم میں سینٹ بینڈک روڈ پر واقع "مسجد عمر" کا افتتاح ہفتہ کے روز صبح نو بجے خلیفہ فرمائیں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی پلّوتی، آئراپورم، کوڈنگلور اور Alapuzha کے مقامات پر نئی تعمیر شدہ مساجد کے افتتاح کا بھی اعلان فرمائیں گے"۔

✿...... انگریزی زبان کے اخبار "Indian Express" نے اپنی 29 نومبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

"مسرور احمد کا شاندار، پُرجوش استقبال"۔

"جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو جمعہ کی شام Kochi ائرپورٹ پر شاندار طریق سے ریسیو (Recieve) کیا گیا۔ آپ خلافت جوبلی کی صدسالہ تقریبات میں شرکت کے لئے پہلی بار انڈیا تشریف لائے ہیں۔ آپ کوچی (Kochi) میں نئی تعمیر شدہ مسجد عمر کا افتتاح بھی فرمائیں گے اور اپنے پیروکاروں سے مختلف پروگراموں میں خطاب بھی کریں گے۔ آپ کے استقبال کے لئے ہزاروں احمدی ائرپورٹ آئے ہوئے تھے۔"

(باقی آئندہ)

جامعہ احمدیہ شری لنکا-ایک تعارف

(اے جی مشتاق احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ شری لنکا)

استاذی المحترم مولانا منیر احمد خادم صاحب ایڈیٹر اخبار بدر کے ارشاد پر جامعہ احمدیہ شری لنکا کے بارہ میں کچھ معلومات قارئین کے پیش خدمت ہیں۔

شری لنکا میں جامعہ احمدیہ فی الحال پسیالہ (Pasyala) کینڈی روڈ نمبر ۰۷ میں واقع ہے۔ جہاں دو ایکڑ زمین میں ایک حصہ جامعہ احمدیہ کے لئے مقرر ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ۱۰ر جولائی ۲۰۰۶ء کو جامعہ احمدیہ کے لئے مخصوص ہوا۔ پہلے یہ حصہ واقفین نو اکیڈمی کے نام سے مقرر کیا گیا تھا اور شری لنکا کے سابق نیشنل پریزیڈنٹ مکرم ظفر اللہ صاحب اس کے چیئرمین ہوئے۔ اس اکیڈمی کے لئے دس اساتذہ کرام اور پرنسپل صاحب بھی مقرر ہوئے۔ اُس وقت آٹھ واقفین نو طلباء شامل ہوئے۔ جہاں یہ واقفین نو اکیڈمی واقع ہے وہ جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بابرکت خواہش کے مطابق شری لنکا جماعت کو حاصل ہوئی۔ جب حضورؒ ۱۹۸۳ء میں شری لنکا تشریف لائے تھے۔ اُس وقت آپ نے کینڈی کے لئے سفر اختیار کیا۔ واپسی میں آپؒ نے کینڈی روڈ پسیالہ میں ایک جگہ اُتر کر اِس علاقہ میں احمدیت کے لئے ایک سینٹر ہونے کی خواہش کا اظہار کیا جو آج بفضلہٖ تعالیٰ پوری ہو چکی ہے۔ واقفین نَو اکیڈمی کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی نمائندہ مکرم و محترم راجا منیر احمد صاحب پرنسپل آف جونیئر جامعہ احمدیہ ربوہ نے رکھی۔ حضور انور کی اجازت اور ارشاد سے جامعہ احمدیہ کے لئے کورس مقرر کیا گیا۔ حضور انور کی اجازت سے اکتوبر ۲۰۰۶ء میں جامعہ احمدیہ کے لئے عمارت کے نچلے حصہ میں ایک کلاس روم اور لائبریری اور باورچی خانہ کے ساتھ ڈائننگ روم، سٹور روم اوپر کے حصہ میں بورڈنگ جو دو بڑے کمروں پر مشتمل ہے، مختص ہوئے۔ اس وقت پانچ واقفین نَو طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اُن کے لئے حضور انور نے کورس آف مبشرین (تجویز کردہ) ۱۹۸۷ء مقرر فرمایا۔ اِمسال درجہ ثالثہ دوسرے سمسٹر کے لئے تعلیم جاری ہے۔ اب جامعہ احمدیہ شری لنکا کے لئے ایک بورڈ بھی مقرر ہے۔ اس کے چیئرمین مکرم عبدالناصر صاحب نیشنل پریزیڈنٹ شری لنکا ہیں۔

طلباء کو اُردو، فقہ احمدیہ، تاریخ احمدیت، تاریخ اسلام، موازنہ، اَدب عربی، صرف و نحو، اِنشاء، الحدیث، ترجمۃ القرآن، تفسیر القرآن اور انگریزی، فارسی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ خاص کر کتب مسیح موعودؑ کلام کے نام سے روزانہ پڑھائی جاتی ہیں۔ روزانہ خلفائے کرام کے ارشادات اور خطبات بھی سنائے جاتے ہیں۔ طلباء کو صرف جمعہ کے دن تعطیل ہوتی ہے۔ صبح ساڑھے سات بجے اسمبلی شروع ہوتی ہے۔ دوپہر ڈیڑھ بجے رخصت دی جاتی ہے۔ جامعہ کے ساتھ ہی ایک بڑی مسجد جو مسجد طاہر کے نام سے موسوم ہے، میں پنج وقت نمازوں کے لئے طلباء کو امامت، درس القرآن و ملفوظات، درس الحدیث کی باری باری مشق کرائی جاتی ہے۔ اسی زمین میں دارالامان کے نام سے پُرانی مضبوط عمارت قائم ہے وہاں MTA روم اور مبلغ کوارٹر موجود ہیں۔ آج کل حضور انور کی اجازت سے اُسی زمین کے ایک حصہ میں قبرستان موصیان بھی مقرر کیا گیا ہے۔ حضور انور کے ارشاد مبارک کے تحت ہر طالب علم کو خطبہ جمعہ پڑھانے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ جامعہ احمدیہ شری لنکا کا کورس صرف ۴ سال کے لئے ہے۔ اس میں علمی اور اخلاقی پروگرام بھی شامل ہیں۔ جب تک طلباء ان دونوں پروگرام میں اُصول جامعہ کے مطابق نہ اُتریں گے۔ صرف امتحان پاس کرنے سے ان کو کامیاب قرار نہیں دیا جاتا۔ حضور انور کے ارشاد مبارک کے مطابق طلباء کے لئے روزانہ Activity چارٹ مقرر ہے۔ اس کے مطابق یہاں کے طلباء روزانہ صبح ساڑھے چار بجے سے لے کر رات ساڑھے دس بجے تک نیک کاموں میں مصروف ہوتے ہیں۔ اُن کو اس کی پابندی کرائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں جسمانی ورزش کا بھی انتظام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت ہاتھ سے سب سے پہلے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد قادیان دارالامان میں رکھی گئی تھی۔ اب اس تعلیمی ادارہ کی شاخیں مختلف ملکوں میں پھیل رہی ہیں۔ دنیا کے سب جامعات احمدیہ کی ترقی اور کامیابی کے لئے خلوص دِل سے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆

ملکی مجلس عاملہ

مجلس انصاراللہ بھارت برائے سال 2009ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2009ء کے لئے درج ذیل مجلس عاملہ انصاراللہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو مقبول خدمت کی توفیق بخشے۔

نائب صدر اوّل	مکرم عنایت اللہ صاحب
نائب صدر صف دوم	مکرم قاری نواب احمد صاحب
نائب صدر	مکرم زین الدین صاحب حامد
نائب صدر	مکرم عبدالمومن راشد صاحب
قائد عمومی	مکرم عبدالرؤف صاحب نیر
قائد تعلیم	مکرم مظفر احمد صاحب ناصر
قائد تربیت	مکرم سلطان احمد صاحب ظفر
قائد تربیت نومبائعین	مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم
قائد تبلیغ	مکرم سفیر احمد شمیم صاحب
قائد ایثار	مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب
قائد ذہانت وصحت جسمانی	مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب اختر
قائد مال	مکرم قاری نواب احمد صاحب
قائد وقف جدید	مکرم مظفر احمد فضل صاحب
قائد تحریک جدید	مکرم بشارت احمد صاحب حیدر
قائد تجنید	مکرم سید بشارت احمد صاحب
قائد اشاعت	مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب
قائد تعلیم القرآن	مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ
آڈیٹر	مکرم خالد محمود صاحب
زعیم اعلیٰ قادیان	مکرم محمد ایوب ساجد صاحب
معاون صدر	مکرم صغیر احمد صاحب طاہر
معاون صدر نومبائعین	مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ

(منیر احمد خادم، صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

اعلان ولادت و دُعا

خاکسار کی بیٹی عزیزہ طاہرہ محمود زوجہ مکرم محمود احمد صاحب مربی سلسلہ انڈونیشیا کو مورخہ ۱۰ر دسمبر ۲۰۰۷ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام "مشہود احمد" تجویز فرمایا ہے۔ بچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور نیک صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے احباب جماعت اور قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) (محمد موسیٰ باجوہ کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان)

ملکی رپورٹیں

وڈمان میں لجنہ اماء اللہ کے تحت خصوصی جلسہ

مورخہ ۲؍نومبر ۲۰۰۸ء کو ایک خصوصی جلسہ مسجد احمدیہ وڈمان میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز عزیزہ عصمت بیگم کی تلاوت سے ہوا بعدہٗ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ، عزیزہ نسرین بیگم، عزیزہ عالیہ بیگم، عزیزہ متینبیگم، عزیزہ نجمہ بیگم، عزیزہ ساجدہ پروین بیگم کی تقاریر ہوئیں۔ یہ سب تقاریر تحریک جدید، وقف جدید کے عناوین پر ہوئیں۔ پھر چند احادیث سنائی گئیں۔ نظموں کے علاوہ آخر پر نمازوں اور دُعاؤں کے متعلق توجہ دلائی گئی۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عزیزہ عطیہ بیگم جنرل سیکرٹری وڈمان آندھرا)

لکھڈ نزد کٹک، تبلیغی جلسہ

مورخہ ۵؍فروری کو محترم مولانا شیخ عبدالحلیم صاحب سابق مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ کٹک کے قریب ایک گاؤں Kakhade میں کیا گیا۔ محترم شمشور خان صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت اور صلاح الدین خان صاحب کی اڑیہ نظم خوانی کے بعد محترم مولوی غلام حیدر خان صاحب معلم سلسلہ مکتدی پور، خاکسار، محترم مولوی رحمت اللہ صاحب معلم سلسلہ کرڈاپلی اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ جبکہ پنچو خان صاحب و مولوی غلام حیدر خان صاحب نے نظم پڑھی۔ افراد جماعت کے علاوہ ہندو افراد نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ خدا تعالیٰ سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔

سرکل نظام آباد میں جلسہ تعلیم القرآن

مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چنداپور وکامارڈی کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مسرور احمد صاحب کی تلاوت اور عزیزم افسر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم غلام آصم الدین صاحب مبلغ سلسلہ ہماچل نائب سرکل انچارج و نمائندہ صوبائی امیر صاحب نے قرآن کریم کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ خاکسار نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور قرآن کی فضیلت کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے دعا کرائی۔ نماز مغرب کے بعد محترم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چنداپور وکامارڈی کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ عزیز منصور احمد کی تلاوت کے بعد مکرم محمد طلحہ صاحب نے نظم سنائی اور مہمان خصوصی مکرم غلام عاصم الدین صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے مرکزی سرکلر نظام جماعت اور قرآن کی تعلیم پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اطفال کا جائزہ لیا گیا۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کرائی۔ مورخہ ۳۰؍جنوری کو پروگرام کے مطابق عادلہ آباد میں نماز جمعہ کے بعد اجلاس منعقد کیا گیا۔ مکرم غلام عاصم الدین صاحب اور خاکسار نے تقریر کی اور قرآن کریم کی اہمیت وفضیلت کی تفصیل بتائی۔ (محمد اقبال کندوری سرکل انچارج نظام آباد)

مشترکہ ’’قومی ایکتا‘‘ اجلاس

مورخہ ۱۶؍نومبر کو صوبہ مہاراشٹر کے ضلع شولاپور علاقہ کرڈواڈی میں عزّت مآب ببّن راؤ (دادا) صاحب ایم ایل اے کی صدارت وشری دیانیشور بھڑترے صاحب (IPS) ضلع پولیس کپتان شولاپور کی موجودگی میں ضلع پولیس واحمدیہ مسلم جماعت کا مشترکہ ’’قومی ایکتا‘‘ اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس تقریب میں SSP صاحب کے مدعو کرنے پر قادیان سے بطور مرکزی نمائندہ مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب کے علاوہ خاکسار عقیل احمد سہارنپوری نے شریک ہوکر ’’قومی یکجہتی‘‘ و ’’حب وطن‘‘ پر مبنی اسلامی تعلیم اور جماعت احمدیہ کی ’’خدمت خلق‘‘ کے کاموں کا ذکر کیا۔ اس موقع پر مکرم انصار علی خان صاحب معلم نے ’’قومی ترانہ‘‘ بھی پڑھا۔ اس تقریب میں مختلف مذاہب وفرقوں وسیاسی پارٹیوں کے معززین کے علاوہ خواتین وحضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس جلسہ کی کامیابی کے متعلق عزّت مآب وزیر اعلیٰ مہاراشٹر کی طرف سے خاکسار کو ایک خط موصول ہوا۔ جس میں موصوف وزیر اعلیٰ صاحب نے اس جلسہ کی مبارکباد کے علاوہ ۸؍جون ۲۰۰۸ء کو شولاپور میں منعقد جلسہ خلافت جوبلی کے متعلق شکریہ بھی ادا کیا۔ اس جلسہ کی ابتداء میں شری دیانیشور پھڑترے صاحب نے خاکسار، مکرم شیخ مجاہد شاستری صاحب کی گلپوشی کرتے ہوئے دونوں کا استقبال کیا اور ’’قومی یکجہتی مومینٹو‘‘ پیش کیا گیا۔ جلسہ میں احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے قومی یکجہتی، حب وطن پر مبنی بینرز بھی لگائے گئے تھے۔ اس پروگرام کو مقامی "In-Solapur" نامی ٹی وی چینل پر نشر وکئی اخبارات میں شائع بھی کیا گیا۔ بعد اختتام پروگرام کرڈواڑی کے سرکاری ریسٹ ہاؤس لے جایا گیا جہاں پر موصوف SSP صاحب اور احمدیہ مسلم وفد نے ایک ساتھ ہی دوپہر کا کھانا کھایا۔ مستورات کے استقبال ومیزبانی کے لئے ایک خاتون (Dypt.S.P) کو مقرر کیا گیا تھا۔

جلسہ سے تین روز قبل مکرم شیخ مجاہد صاحب کے شولاپور پہنچنے پر موضع سانگوی کاٹی کا تربیتی دورہ کر کے افراد جماعت سے تربیتی اور بعض سرکاری حکام سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اسی طرح ماہ ستمبر میں پونا شہر کا چھ روزہ تربیتی دورہ کیا گیا۔ جس میں تربیتی جلسہ کے علاوہ عہدیداران کا انتخاب بھی کرایا گیا۔ کلاسیز بھی لگائی گئیں۔ اس دورہ میں مکرم طاہر احمد صاحب عارف ان کی اہلیہ محترمہ مبشرہ بیگم صاحبہ وان کے دونوں بیٹوں اور مکرم مولوی غلام نبی خان صاحب معلم نے تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹرا)

مکرم بشیر احمد صاحب مہار درویش قادیان کا ذکر خیر!!

افسوس! میرے سُسر مکرم بشیر احمد صاحب مہار درویش ساکن قادیان ولد مکرم چوہدری حاجی خدا بخش صاحب بعمر ۸۴ سال مورخہ ۱۳؍نومبر ۲۰۰۸ء صبح ۴ بجے قادیان میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۱۹۴۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر آبادی مرکز قادیان کے لئے وقف کر کے سیالکوٹ سے قادیان آئے اور یہیں کے ہی ہو کے رہ گئے۔ آخری وقت تک اپنا وعدہ نبھایا۔ الحمد للہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور خلافت میں جب آپ کے والد صاحب بوڑھے ہو گئے اور آپ کو کہا کہ واپس آجاؤ میں بوڑھا ہو گیا ہوں آ کر زمین وغیرہ سنبھالو تو آپ نے کہا کہ نہیں۔ میں نے واپس نہیں آنا ہے۔ تب آپ کے والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں تفصیلی خط لکھا اور اجازت چاہی تو پھر آپ نے اپنے والد صاحب کو لکھا کہ میں اپنے وعدے پر قائم ہوں۔ میں نے قربانی کرنی ہے۔ اگر مجھے پتے کھا کر بھی گزارا کرنا پڑا تو کروں گا مگر قادیان چھوڑ کر واپس نہیں آؤں گا۔

آپ کی ۵ بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ بڑی دو بیٹیوں کی شادیاں سیالکوٹ میں ہوئیں۔ تیسری بیٹی کی شادی اپنے بھانجے چوہدری اعجاز احمد باجوہ ربوہ سے کی۔ چوتھی بیٹی کی شادی خاکسار رفیع احمد ابن چوہدری سکندر خان صاحب درویش مرحوم قادیان کارکن دفتر بیت المال خرچ سے ہوئی۔ پانچویں بیٹی کی میرے چھوٹے بھائی مکرم انس احمد صاحب حال کارکن وکالت اشاعت لندن سے ہوئی۔ آپ کا بیٹا مشہود احمد ذہنی طور پر ٹھیک نہیں تھا۔ جس کی عمر ۴۷ سال ہے عرصہ ۴ سال سے گم ہو گیا ہے۔ آج تک کوئی پتہ نہیں لگا ہے۔ مرحوم نے ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے ساری زندگی قادیان میں بسر کی۔ آپ تہجد گذار خاموش طبع اور پروقار شخصیت کے مالک تھے زمانہ درویشی نہایت صبر واستقامت وقناعت کے ساتھ گزارا۔ اپنی زندگی میں ہی آبائی جائیداد کی تشخیص کروا کے حصہ جائیداد ادا کر دیا تھا۔ بلند آواز اور خوش الحانی سے اذان دیا کرتے تھے۔ خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والے تھے۔ آپ کا شمار ابتدائی درویشوں میں سے تھا۔ آپ موصی تھے آپ کی تدفین قطعہ درویشان قادیان میں ہوئی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ تب آپ مسجد مبارک ربوہ میں موجود تھے۔ یہ واقعہ سناتے وقت آپ بے اختیار رو پڑتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کے والد صاحب کی درخواست پر اجازت دی تھی کہ اگر مکرم مہار صاحب واپس آنے پر راضی ہوں تو واپس آ جائیں مگر آپ نے واپس جانے سے انکار کر دیا تھا۔

خدا تعالیٰ مرحوم درویش کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کی قربانیاں قبول فرمائے اور آپ کی سب بچیوں اور خاندان کے افراد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ تینوں بچیاں پاکستان سے نہیں آسکیں تھیں۔ حضور انور نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ (چوہدری رفیع احمد قادیان)

دُعائے مغفرت

افسوس میری والدہ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش مرحوم قادیان ۳؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو صبح پانچ بجے بقضائے الٰہی قادیان میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مکرم چوہدری حاکم دین صاحب آف سوڑ ویا ضلع ہوشیار پور کے ہاں 1919ء میں پیدا ہوئیں۔ تقسیم ملک سے قبل ہی آپ کی شادی ہو گئی تھی۔ تقسیم ملک کے وقت عارضی طور پر اپنے دونوں بیٹوں کو لیکر ربوہ چلی گئیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق کہ درویشوں کے تمام بیوی بچوں کو جو عارضی طور پر قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے ہوئے ہیں واپس قادیان جانے کی اجازت ہے۔ غالباً ۱۹۴۹ء میں اپنے دو بچوں کے ساتھ آپ واپس قادیان آ گئیں۔ مرحومہ نہایت ملنسار، خوش اخلاق، خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی تھیں۔ خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے شامل ہوتی تھیں اور بچوں کو بھی خلافت سے وابستگی اور دین کی خدمت کی تاکید کرتی تھیں۔ خاص طور پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت اور احترام کرنے والی تھیں۔ معمولی تعلیم ہونے کے باوجود لمبا عرصہ اپنے حلقہ کی سیکرٹری مال رہیں اور خوش اسلوبی سے خدمت سرانجام دی۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب صاحب اولاد ہیں۔ بعد نماز عشاء محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور چھوٹی بہن بمع اہل وعیال نماز جنازہ سے قبل قادیان پہنچ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (بشیر احمد ناصر فوٹو گرافر کینیڈا)

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

آزاد سیکولر ملک ہے یہاں ہر ایک کو اپنا مذہب اختیار کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ یہی بات ان کو DSP صاحب نے سمجھائی اور بفضلہٖ تعالیٰ ہندوستان میں ہر جگہ کے روشن ضمیر حکام ان کو یہی سمجھاتے ہیں جس کے لئے ہم ان کے تہہ دل سے شکرگزار ہیں۔ چنانچہ اخبار ''وارثہ'' نظام آباد ۱۷ر دسمبر ۲۰۰۸ء کے مطابق ملّاں حضرات جب نظام آباد کے جائنٹ کلکٹر سید اکبر سے ملے تو انہوں نے کہا کہ:

''ہمارا ملک ایک جمہوری ملک ہے ہر مذہب کو یہاں اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ہے ہر ایک کو قانون کے مطابق تبلیغ کا حق ہے۔ لہٰذا کس قانون سے احمدیوں کو تبلیغ سے روکا جا سکتا ہے۔''

DSP شیام سندر نے کہا کہ:

''قادیانیوں کو بھی تبلیغ کا حق ہے تم بھی ان کے مقابل پر تبلیغ کرو ہر ایک کو آزادی ہے۔''

(آندھرا بھومی ۱۷ر دسمبر ۲۰۰۸ء)

اس موقع پر ہم ان ملاؤں سے عرض کرنا چاہیں گے کہ اس سے قبل پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر تبلیغ پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ لیکن ملاؤں کو دیکھنا چاہئے کہ اس کے بعد پاکستان آج کس مصیبت کی حالت میں ہے احمدیوں پر ظلم کرنے کے بعد آج وہاں کسی فرقہ کی جان مال اور عزت محفوظ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ وہ مولانا دن رات تشدد کے شکار ہو رہے ہیں جو پہلے دوسروں کو احمدیوں کے خلاف اُکساتے تھے۔ کیا تم لوگ ہندوستان کا بھی یہی حشر کرنا چاہتے ہو خدا کے لئے سوچو اور عقل سے کام لو۔

اس موقعہ پر ہم نہایت افسوس سے لکھنا چاہتے ہیں کہ حیدرآباد کے اُردو اخبارات نے ماضی کی طرح اس مرتبہ بھی ملاؤں اور ان کے ہمنواؤں کی بنائی ہوئی رپورٹوں کو مِن وعَن اخبارات میں جھوٹے رنگ میں شائع کیا انہوں نے احمدیوں سے کسی بھی طرح اس سلسلہ میں جاننے کی زحمت گوارا نہیں کی اور نہ ہی ان کے بیانات کو اپنے اخبارات میں شائع کیا اور ایک عرصہ سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ یکطرفہ جھوٹی خبریں ان اُردو اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں اور جب احمدی اس کا جواب دیتے ہیں تو اس کو شائع نہیں کیا جاتا۔ خدا جانے ان اخبارات کا ضمیر کہاں سو گیا ہے اور یہ کیسی صحافت کا علم اُٹھائے پھرتے ہیں۔ کہنے کو تو یہ اپنے اداریوں میں اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہوئے خود کو آزاد صحافت اور انصاف پسند صحافت کے علمبردار بتاتے ہیں لیکن احمدیوں کے مقابلہ میں ان کا وہی افسوسناک رویّہ ہے جو بعض کٹر ہندو تنظیموں کا مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اس کی دو ہی وجوہات ہو سکتی ہیں یا تو یہ غیر احمدی ملاؤں اور ان کے چیلوں کے جہاد سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان پر تشدد نہ ہو یا پھر ان کے ضمیر مر چکے ہیں اور ملاؤں کے فسادات میں ان کے ممد و معاون بن چکے ہیں۔ کچھ بھی ہو اس کردار سے بیرون دنیا میں مسلم صحافت کے جو خدوخال اُبھر رہے ہیں وہ مسلم دانشوروں کے لئے یقیناً قابل فکر ہے۔ (منیر احمد خادم)

اعلان برائے گمشدہ رسید بُک

جملہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ تیماپور، کرناٹک کی ایشوء کردہ رسید بک نمبر 18569 گم ہوگئی ہے۔

مندرجہ بالا رسید بُک نظارت ہٰذا کی طرف سے کالعدم قرار دے دی گئی ہے۔ آئندہ احباب جماعت اس رسید بُک پر کسی قسم کا چندہ کی ادائیگی نہ کریں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

AEM
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

بقیہ مضمون از صفحہ نمبر 10

''اس صدی کے جو آخری دن ہیں۔ مَیں جماعت کو تلقین کرتا ہوں کہ انہیں تقویٰ کے ساتھ خدا خوفی کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے گریہ و زاری کرتے ہوئے، یہ دعائیں کرتے ہوئے گزاریں کہ اگر خدا نے غضب ظاہر کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے تو محض مکذبین کے سرداروں اور اُن گروہوں کے نمایا بدکرداروں پر خدا کا غضب ٹوٹے اور عوام الناس بے چارے جو پہلے ہی ظلموں کی چکی میں طرح طرح سے پیسے جارہے ہیں اُن کو خدا تعالیٰ اس غضب سے بچالے۔ لیکن ان کو حوصلہ دے کہ وہ ظلم کرنے والوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور آواز بلند کریں اور سینہ تان کے اُن کے ظلم کی راہیں روک دیں یہی ایک طریق ہے جس کے ذریعہ وہ خدا کے غضب سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ دن ایسے ہیں کہ جن دنوں میں خدا تعالیٰ ویسے ہی اپنے غضب کی تجلّی دکھانے کے لئے آمادہ اور تیار ہوتا ہے وہ دن قریب ہیں اور جلد آنے والے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمایت میں اور رحمیت میں عجیب کام کر کے دکھائے گا کہ مسیح کس کا مسیح ہے اور دین کس کا دین ہے اور کون ہے جو خدا پر افتراء کرنے والا اور خدا کا دشمن اور خدا کے دین اور خدا کے رسول ﷺ کا دشمن اور ان پر افتراء کرنے والا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۸۸ء)

اور اپنے ادنیٰ غلام کے نام ایک مکتوب میں حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ویسے مخالفین کی یہ بحثیں ہی بیکار ہیں۔ پوری دنیا میں مخالفین پر اللہ کی پڑنے والی لعنت اور اس کے بالمقابل دنیا کے کونے کونے میں احمدیت کے حق میں ظاہر ہونے والے نشانات مباہلے کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے۔'' (VMA2871-5/5/99)

پس مولوی صاحب! اب بیکار کی بحثیں چھوڑ کر تقویٰ کی آنکھ سے دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان کس طرح آسمان اور زمینوں پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ اگر آپ ان سب کو دیکھتے ہوئے جان بوجھ کر بھی شرارت و بدکلامی سے باز نہیں آئینگے تو آپ کا معاملہ بھی آپ کے بزرگوں سے مختلف نہ ہوگا۔ اس لئے خدا کا خوف کرتے ہوئے تقویٰ اختیار کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بڑی پُر حکمت تمثیل جس میں نصیحت و انتباہ بھی ہے اسے غور سے ملاحظہ کریں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''ہمارا گروہ ایک سعید گروہ ہے جس نے اپنے وقت پر اس بندہ مامور کو قبول کر لیا ہے جو آسمان اور زمین کے خدا نے بھیجا ہے اور ان کے دلوں نے قبول کرنے میں کچھ تنگی نہیں کی کیونکہ وہ سعید تھے اور خدا تعالیٰ نے اپنے لئے انہیں چُن لیا تھا۔ عنایت حق نے انہیں قوت دی اور دوسروں کو نہیں دی اور اُن کا سینہ کھول دیا اور دوسروں کا نہیں کھولا سو جنہوں نے لے لیا انہیں اور بھی دیا جائے گا اور ان کی بڑھتی ہوگی مگر جنہوں نے نہیں لیا اُن سے وہ بھی لیا جائے گا جو اُن کے پاس پہلے تھا۔ بہت سے راستبازوں نے آرزو کی کہ اس زمانہ کو دیکھیں مگر دیکھ نہ سکے مگر افسوس کہ ان لوگوں نے دیکھا مگر قبول نہ کیا۔ ان کی حالت کو مَیں کس قوم کی حالت سے تشبیہہ دوں اُن کی نسبت یہی تمثیل ٹھیک آتی ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وعدہ کے موافق ایک شہر میں اپنی طرف سے ایک حاکم مقرر کر کے بھیجا تاکہ وہ دیکھے کہ درحقیقت مطیع کون ہے اور نافرمان کون اور تا اُن تمام جھگڑوں کا تصفیہ بھی ہو جائے جو اُن میں واقع ہو رہے ہیں چنانچہ وہ حاکم عین اُس وقت میں جب کہ اس کے آنے کی ضرورت تھی آیا اور اس نے اپنے آقائے نامدار کا پیغام پہنچا دیا اور سب لوگوں کو راہ راست کی طرف بلایا اور اپنا حَکَم ہونا اُن پر ظاہر کر دیا۔ لیکن وہ اس کے ملازم سرکاری ہونے کی نسبت شک میں پڑ گئے تب اُس نے ایسے نشان دکھلائے جو ملازموں سے ہی خاص ہوتے ہیں مگر انہوں نے نہ مانا اور اُسے قبول نہ کیا اور اس کو کراہت کی نظر سے دیکھا اور اپنے تئیں بڑا سمجھا اور اس کا حَکَم ہونا اپنے لئے قبول نہ کیا بلکہ اس کو پکڑ کر بے عزت کیا اور اُس کے منہ پر تھوکا اور اس کے مارنے کے لئے دوڑے اور بہت سی تحقیر و تذلیل کی اور بہت سی سخت زبانی کے ساتھ اس کو جھٹلایا تب وہ اُن کے ہاتھ سے وہ تمام آزار اُٹھا کر جو اُس کے حق میں مقدر تھے اپنے بادشاہ کی طرف واپس چلا گیا اور وہ لوگ جنہوں نے اُس کا ایسا بُرا حال کیا کسی اور حاکم کے آنے کے منتظر بیٹھے رہے اور جہالت کی راہ سے اسی خیال باطل پر جمے رہے کہ یہ تو حاکم نہیں تھا بلکہ وہ اور شخص ہے جو آئے گا جس کی انتظار ہمیں کرنی چاہئے۔ سو وہ سارا دن اس شخص کی انتظار کئے گئے اور اُٹھ اُٹھ کر دیکھتے رہے کہ کب آتا ہے اور اس وعدہ کا باہم ذکر کرتے رہے جو بادشاہ کی طرف سے تھا یہاں تک کہ انتظار کرتے کرتے سورج غروب ہونے لگا اور کوئی نہ آیا۔ آخر شام کے قریب بہت سے پولیس کے سپاہی آئے جن کے ساتھ بہت سی ہتھکڑیاں بھی تھیں۔ سو انہوں نے آتے ہی اُن شریروں کے شہر کو پھونک دیا اور پھر سب کو پکڑ کر ایک ایک ہتھکڑی لگا دی اور عدالت شاہی کی طرف بجرم عدولِ حکمی اور مقابلہ ملازم سرکاری چالان کر دیا جہاں سے اُنہیں وہ سزائیں مل گئیں جن کے وہ سزاوار تھے۔

سو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہی حال اس زمانہ کے جفاکار منکروں کا ہوگا۔ ہر ایک شخص اپنی زبانوں اور قلم اور ہاتھ کی شامت سے پکڑا جائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے!

(ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۸۷ تا ۱۸۹ طبع اوّل)

☆☆☆☆☆

☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:17938 مَیں کے زینبہ زوجہ مکرم کے صدیق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن وانیم بالم ڈاکخانہ وانیم بالم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.8.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ : حق مہر ایک ہزار روپے وصول شد۔ ہار طلائی ایک عدد چوبیس گرام بائیس کیریٹ قیمت اٹھارہ ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سی کے عبدالغفور الامۃ: کے زینبہ گواہ : کے صدیق

وصیت نمبر:17939 مَیں سی کے ادیب احمد ولد مکرم سی کے محمد شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن وانیم بالم ڈاکخانہ وانیم بالم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.8.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.8.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سی کے عبدالغفور العبد : سی کے ادیب احمد گواہ : ایم کے نصیر بابو

وصیت نمبر:17940 مَیں مریم بیوی زوجہ مکرم اے عبداللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1983ء ساکن تَوپّل ہاؤس ڈاکخانہ کلّیمنگلم ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.5.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: بارہ گرام سونا قیمت دس ہزار اَسّی روپے۔ سوا ایکڑ زمین قیمت چھ لاکھ ستاسی ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : اے منیر احمد الامۃ: مریم بیوی گواہ : ٹی ایم محمد

وصیت نمبر:17941 مَیں ایم نذیرہ منیر زوجہ مکرم اے منیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن تَوپّل ہاؤس ڈاکخانہ کلّیمنگلم ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.5.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کے پاس کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : اے منیر احمد الامۃ: ایم نذیرہ منیر گواہ : اے منیر

وصیت نمبر:17942 مَیں وی ٹی محمد نعیم ولد وی ٹی محمد شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ الیکٹریشین عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن تَوپّل ہاؤس ڈاکخانہ کلّیمنگلم ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : وی ٹی محمد شریف العبد : وی ٹی محمد نعیم گواہ : اے منیر احمد

وصیت نمبر:17943 مَیں ٹی زینبہ ابوبکر زوجہ مکرم سی ابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن بشارت منزل ڈاکخانہ وینگانلور ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.5.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: سولہ گرام سونا جس کی موجودہ قیمت سولہ ہزار چار سو چالیس روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سی طاہر احمد الامۃ: ٹی زینبہ ابوبکر گواہ : سی ناصر احمد

وصیت نمبر:17944 مَیں اے منیر احمد ولد ایم علیارو کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان الیکٹریشین عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن تَوپّل ہاؤس ڈاکخانہ کلّیمنگلم ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی غیر منقولہ جائیداد درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک ایکڑ زمین اور اس میں ایک مکان۔ زمین کی قیمت نو لاکھ روپے ہے اور گھر کی قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم ایم سلیمان العبد : اے منیر احمد گواہ : سی ناصر احمد

وصیت نمبر:17945 مَیں سی ناصر احمد ولد مکرم سی ابو بکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن بشارت منزل ڈاکخانہ وینگانلور ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی غیر منقولہ جائیداد درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دو سینٹ زمین جس کی موجودہ قیمت چھتیس ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سی طاہر احمد العبد : سی ناصر احمد گواہ : اے نسیم احمد

وصیت نمبر:17946 مَیں ایم اے زبیدہ زوجہ مکرم کے اے عبدالمجید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن موچیکّل ڈاکخانہ وینگانلور ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.5.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: فی الحال خاکسار کے پاس چوبیس گرام سونا ہے جس کی موجودہ قیمت بیس ہزار ایک سو ساٹھ روپے ہے۔ غیر منقولہ جائیداد میں پانچ سینٹ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت پچیس ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے نجم الدین الامۃ: ایم اے زبیدہ گواہ : ایم اے اعجاز احمد

وصیت نمبر:17947 مَیں جنت النساء کے این زوجہ مکرم کے نجم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن موچیکّل ڈاکخانہ وینگانلور ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.5.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: فی الحال خاکسار کی منقولہ جائیداد دوسو گرام سونا ہے جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار روپے ہے۔ حق مہر دس ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے نجم الدین الامۃ: جنت النساء کے این گواہ : ایم اے اعجاز احمد

وصیت نمبر:17948 مَیں ایم ایم ابو بکر ولد مکرم محمد ایم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 41 سال تاریخ بیعت 1981 ساکن مولّث پاڑٹّ ڈاکخانہ وینگانلور ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی غیر منقولہ جائیداد درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کے پاس ایک سینٹ زمین اور ایک گھر ہے زمین کی قیمت پچھتّر ہزار روپے اور مکان کی قیمت پچاس ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : اعجاز احمد العبد : ایم ایم ابوبکر گواہ : سی ناصر احمد

وصیت نمبر:17949 مَیں کے ٹی نذیر احمد ولد مکرم کے ٹی محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کڑلائی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.10.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح العبد : کے ٹی نذیر احمد گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17950 مَیں شفیع احمد پی ولد مکرم کے سی محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: میرے نام ساڑھے چھ سینٹ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت چار لاکھ پچپن ہزار روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح العبد : شفیع احمد پی گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17951 مَیں کے ایم یوسف ولد مکرم ای بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 47 سال تاریخ بیعت 1954 ساکن کنورسٹی وارم ڈاکخانہ وارم ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: میرے نام پر گھر اور زمین ساڑھے پانچ لاکھ روپے میں بیچ دی ہے۔ اس سے نئی جگہ لینے کا ارادہ ہے جلد ہی رجسٹری ہونے والی ہے ہونے پر خاکسار اس سے اطلاع کردے گا۔ آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح العبد : کے ایم یوسف گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17952 مَیں پی کے محمد بشیر ولد مکرم احمد کوچنی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1984 ساکن کاکناڈ وڈاکخانہ کاکناڈ ضلع ایرنا کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: بارہ سینٹ زمین مع رہائشی مکان قیمت اندازاً آٹھ لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آئی آر انصار مہدی العبد : پی کے محمد بشیر گواہ : پی کے شاہ الحمید

وصیت نمبر:17953 مَیں نشان احمد ولد مکرم میتو ٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کاکناڈ وڈاکخانہ Thrikkakara ضلع ایرنا کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین کی طرف سے جب کوئی جائیداد ملے گی تو اس کی اطلاع دفتر کو کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آئی آر انصار مہدی العبد : نشان احمد گواہ : ای ایچ نجیب

وصیت نمبر:17954 مَیں وی اے پریت ولد مکرم کے آئی احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹھیکہ دار عمر 54 سال تاریخ بیعت 1986 ساکن کاکناڈ وڈاکخانہ کاکناڈ وضلع ایرنا کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چودہ سینٹ زمین مع رہائشی مکان اندازاً قیمت پچاس لاکھ روپے۔ Chemtu Mukku Tn میں ڈیڑھ سینٹ زمین اور اس میں ایک دوکان کا کمرہ اندازاً قیمت پچیس لاکھ روپے جس میں ہم تین بھائی برابر کے حصہ دار ہیں۔ لہٰذا اس میں سے تیسرا حصہ میرا ہے۔ خاکسار کچھ لوگوں کے ساتھ ملکر ریئل سٹیٹ کا بزنس کرتا ہے جس میں کچھ احمدی اور غیر مسلم ہیں اس میں ان کے ساتھ ملکر خاکسار نے بیس لاکھ روپے جمع کیا ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آئی آر انصار مہدی العبد : وی اے پریت گواہ : سی اے محمد ماسٹر

وصیت نمبر:17956 مَیں این شفیق احمد ولد مکرم این محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: میرے نام پر پتھہ پریم میں ایک لاکھ روپے کی ایک بلڈنگ ہے۔ آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح العبد : این شفیق احمد گواہ : ای محمد بشیر

وصیت نمبر:17957 مَیں ٹی عبد الرشید ولد مکرم محمد کے پی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن کڑلائی ڈاکخانہ کڑلائی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.11.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: میرے نام پر تیرہ سینٹ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت تین لاکھ نوّے ہزار روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح العبد : ٹی عبدالرشید گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17958 مَیں جمشینہ بشیر زوجہ مکرم پی کے محمد بشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کاکناڈ وڈاکخانہ کاکناڈ وضلع ایرناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بیس گرام سونا جو کہ بیس گرام کے ایک ہار کی شکل میں مل چکا ہے۔ اس کے علاوہ جو زیورات ہیں وہ درج ذیل ہیں: ہار ایک عدد مع لاکٹ سولہ گرام۔ چوڑیاں دو عدد بتیس گرام۔ بالیاں ایک جوڑی چار گرام بریسلیٹ آٹھ گرام انگوٹھیاں تین عدد چار گرام۔ پازیب ایک جوڑی چوبیس گرام۔ کل طلائی زیورات ایک سو آٹھ گرام کل قیمت نواسی ہزار ایک سو روپے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے اور نہ کوئی غیر منقولہ جائیداد ہے والدین حیات ہیں ان کی طرف سے جب کوئی جائیداد ملے گی تو دفتر کو اطلاع کردوں گی۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آئی آر انصار مہدی الامۃ : جمشینہ بشیر گواہ : پی کے محمد بشیر

وصیت نمبر:17959 مَیں اے صدیق ولد مکرم این حسن محمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 59 سال ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ مکیکاڈ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان مع زمین ساڑھے پانچ سینٹ بمقام پالگھاٹ قیمت اندازاً تیرہ لاکھ روپے اس پر تین لاکھ کا قرض ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/2100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی محمد منزل العبد : اے صدیق گواہ : محمد انور احمد

☆☆☆☆☆

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

◆ ......سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۱/اکتوبر ۲۰۰۸ء درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ شمیم مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم منصور بیگ مرزا صاحب سیکرٹری مال ہنسلو ۱۸/اکتوبر کو ۵۳ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ لوکل جماعت میں محصل کی خدمت بجالا رہی تھیں۔ نہایت نیک، ملنسار اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: (۱) مکرم بشارت احمد صاحب درویش آف کوئٹہ حال کینیڈا یکم دسمبر ۲۰۰۶ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے دادا مکرم حیات محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کے والد مکرم خوشی محمد صاحب، حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے باڈی گارڈ رہ چکے ہیں۔ آپ کا جماعت کے ساتھ بہت ہی اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ بے نفس، دعا گو اور فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فرحت ناصر صاحب جماعت کینیڈا میں ریجنل امیر کی حیثیت سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

(۲) مکرم رانا عبدالماجد خان صاحب آف دارالعلوم غربی ربوہ ۲۲/ستمبر ۲۰۰۸ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت غلام قادر خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ نہایت مخلص وفا شعار غریبوں کے ہمدرد اور خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والے نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم خالد احمد صاحب ماسکو میں بطور مربی سلسلہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(۳) مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب الرحمان صاحب آف ربوہ ۱۱/اگست ۲۰۰۸ء کو ۹۷ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت چوہدری نواب خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ نے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے میں اپنی زندگی صرف کی اور ہمیشہ لجنہ کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتی رہیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے ۱/۸ حصہ کی موصیہ تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ مکرم عبدالحفیظ شاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت لندن کی تائی تھیں۔

(۴) مکرم میاں عبدالحلیم صادق صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج آف سرگودھا حال کینیڈا ۱۰/ستمبر ۲۰۰۸ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ مرحوم نہایت مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ بحیثیت سیشن جج تمام فیصلے بغیر کسی دباؤ کے ہمیشہ سچائی اور انصاف کے ساتھ کرتے رہے۔ مظلوم احمدیوں کی دادرسی اور اسیرانِ راہ مولیٰ کی رہائی میں بھی حتی المقدور خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت زیرک، معاملہ فہم اور اچھا اثر ورسوخ رکھنے والے ہمدرد انسان تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(۵) مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ربوہ ۱۰/اکتوبر ۲۰۰۸ء کو لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۸۶ سال تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اللہ کے فضل سے بہت نیک، پابند صوم وصلوٰۃ اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے میں نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم منصور احمد صاحب ناصر مربی کے طور پر جماعت میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(۶) مکرم زاہد سعید ملک صاحب ابن مکرم میجر سعید احمد ملک صاحب آف ورجینیا - امریکہ ۳۰/اگست ۲۰۰۸ء کو بعارضہ برین ٹیومر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ بڑے صبر وتحمل سے گزارا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک پندرہ سالہ بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

(۷) مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب پروفیسر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور ۱۸/ستمبر ۲۰۰۸ء کو ۶۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت محنتی، دیانتدار اور اپنی ڈیوٹی کو پوری تندہی سے نبھانے والے نیک انسان تھے۔

(۸) مکرم صباح الھدیٰ صاحب ابن مکرم چوہدری الیاس احمد صاحب مانٹریال کینیڈا ۲۶/اگست ۲۰۰۷ء کو موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۲۳ سال تھی۔ نہایت مخلص اور جماعت سے صدق و وفا کا تعلق رکھنے والے نوجوان تھے۔

(۹) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد اعجاز صاحب مرحوم لاہور ۳۰/جون ۲۰۰۸ء کو ۸۸ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ احمدیت سے خاص لگاؤ رکھتی تھیں۔ ایک معجزہ کو دیکھ کر خود بیعت کی سعادت پائی۔ تمام خاندان کی مخالفت کے باوجود مرتے دم تک مخلص احمدی رہیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

◆ ......سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۳/اکتوبر ۲۰۰۸ء درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم عبدالشکور صاحب ابن مکرم عبدالغفور صاحب آف لمنگٹن سپا ۲۰/اکتوبر کو ۴۸ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ گزشتہ ایک سال سے بعارضہ کینسر بیمار تھے اور بیماری کا لمبا عرصہ بڑے صبر وتحمل سے گزارا۔ مرحوم مکرم عبدالباسط شاہد صاحب (ناظم دارالقضاء یوکے) کے داماد اور مکرم آصف محمود باسط صاحب کارکن ایم ٹی اے لندن کے بہنوئی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

◆ ......سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۴/نومبر ۲۰۰۸ء درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم طاہر احمد صاحب ناگی ابن مکرم عبدالرؤف ناگی صاحب آف لاہور حال شیفیلڈ یکم نومبر کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۵۰ سال تھی۔ آپ ایک نیک اور خدمت سلسلہ کے لئے ہر دم مستعد رہنے والے انسان تھے۔ لاہور قیام کے دوران قائد خدام الاحمدیہ، زعیم انصار اللہ اور بعض دیگر جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ آپ کا تعلق حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فیملی سے تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: (۱) مکرمہ صاحب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۶/جون کو ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک، دعا گو اور خلیفہ وقت اور جماعت کے ساتھ محبت واحترام اور اخلاص و وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی ادائیگی بھی بڑے اہتمام سے کیا کرتی تھیں۔ قرآن مجید سے آپ کو بے پناہ عشق تھا اور روزانہ باقاعدگی سے کافی لمبا وقت تلاوت قرآن کریم کیا کرتی تھیں۔ نہایت سادہ مزاج، صابر وشاکر، ملنسار اور قناعت شعار خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آ کے ایک بیٹے مکرم محمود احمد صاحب انیس مربی سلسلہ ہیں اور آج کل چینی ڈیسک اسلام آباد یوکے میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(۲) مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب ابن حضرت خواجہ محمد عبداللہ صاحب صحابیؓ مورخہ ۱۷/اکتوبر کو فرینکفورٹ جرمنی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے والد کے علاوہ آپ کی والدہ اور دادا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے جرمنی میں لمبے عرصہ تک صدر حلقہ کے علاوہ مختلف جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے مخلص انسان تھے۔ آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ عشق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ۴ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب شعبہ حفاظت خاص لندن میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

(۳) مکرمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد بٹ صاحب مورخہ ۶/جون کو ۶۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ۱۹۹۴ء سے نوشہرو فیروز میں صدر لجنہ ضلع کے عہدہ پر خدمت سرانجام دیتی رہیں۔ آپ نہایت مخلص، غریبوں کی ہمدرد، مہمانواز اور باوفا خاتون تھیں۔

(۴) مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب مروٹ - بہاول نگر مورخہ ۱۷/اپریل کو ۶۷ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت چوہدری رحمت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و امیر جماعت پھمبیاں ضلع ہوشیارپور کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ اپنی جماعت میں بطور صدر اور سیکرٹری مال خدمات سرانجام دیں۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آغاز جوانی سے زندگی کے آخری دن تک نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ مرحوم نہایت نیک اور شفیق انسان تھے۔

◆ ......سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۱۸/نومبر ۲۰۰۸ء درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم پیر جلیل احمد صاحب شاہد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور اپنے بیٹے کلیم خاور صاحب کے پاس لندن میں مقیم تھے۔ جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا۔

نماز جنازہ غائب: مکرم ڈاکر چوہدری عبدالقادر صاحب بھٹی ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت جھنگ وملتان مورخہ ۱۰/نومبر کو ۷۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم محمد عبدالرشید صاحب آف لندن کے جڑواں بھائی اور مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ بڑے سادہ طبیعت، غریبوں کے ہمدرد، رحم دل اور نیک انسان تھے۔ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے ایک بیٹی اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۲) مکرم محمد حنیف جنجوعہ صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ کی فیملی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں تھی کہ پیچھے انہیں ہارٹ اٹیک ہوا۔ جس سے جانبر نہ ہو سکے اور ۳۱/دسمبر ۲۰۰۷ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصی تھے اور اپنے محلّہ میں بطور سیکرٹری مال خدمت بجالاتے رہے۔ آپ غریبوں اور یتامیٰ کے ہمدرد اور اپنی بیٹیوں کا خاص خیال رکھنے والے نیک انسان تھے۔

(۳) مکرم راجہ غلام رسول صاحب نمبردار آف مونگ حال کیلگری کینیڈا مورخہ ۳/جولائی کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دعوت الی اللہ کا شوق رکھتے تھے۔ کافی عرصہ خود سیکرٹری دعوت الی اللہ بھی رہے اور اسی ناطے جب بھی اجتماعی مذاکرات کرانا مقصود ہوتے تو ہمیشہ ۲۰/۲۵ نئے غیر از جماعت احباب کو اکٹھا کر لیا کرتے۔ گزشتہ سالوں میں قریباً ۱۰ بیعتیں بھی کروائیں۔ ہر تحریک پر ہمیشہ لبیک کہا کرتے تھے۔ بڑے ہردلعزیز، بہادر اور نڈر احمدی تھے اور اپنے پورے ضلع میں مشہور تھے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 5th March 2009 | Issue No. 10

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اسلام کا خدا زندہ خدا ہے جو دنیا کی سلامتی اور ہدایت کے لئے ہر زمانے میں اپنے بندوں کو بھیجتا ہے اور جو ہدایت کی تلاش میں رہتے ہیں انہیں ہدایت دیتا ہے۔

رؤیاء کے ذریعہ ہدایت پاکر ایمان لانے والوں کا ایمان افروز تذکرہ

..................خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ رفروری ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن - یوکے..................

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ویخرجھم من الظلماتِ الی النور ویھدیھم الی صراط مستقیم کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے پھر فرمایا یہ ہے اسلام کا خدا جس نے ۱۴ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تاریکی کے انتہائی زمانہ میں بھیجا اور آپ کے ذریعہ سے یہ اعلان فرما دیا کہ جب پھر تاریکی کا دور آئے گا تو آخرین میں سے بھی تیرا ایک غلام صادق کھڑا کروں گا جو پھر قرآن مجید کی حقیقی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرے گا اور اس کے ذریعہ سے دنیا اسلام کی حقیقی تعلیم کو جانے گی۔ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے جو دنیا کی سلامتی اور ہدایت کے لئے ہر زمانے میں اپنے بندوں کو بھیجتا ہے اور جو ہدایت کی تلاش میں رہتے ہیں انہیں ہدایت دیتا ہے۔

فرمایا اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلام صادق کے زمانے کے بعض واقعات پیش کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ہدایت کی طرف کوشش کرنے والوں کی ہدایت فرماتا ہے یا ان کی کسی نیکی کی وجہ سے ان کی ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں طفیل بن عمرو ایک معزز انسان اور شاعر تھے جب وہ ایک بار مکہ آئے تو کفار نے کہا کہ یاد رکھیں کہ اس شخص (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک فتنہ برپا کر رکھا ہے اور ہمیں منتشر کر دیا ہے اور بڑا جادو بیان ہے آپ ان سے بچ کر رہیں ان کی کوئی بات نہ سنیں۔ بہر حال طفیل کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بہت تاکید کی تو میں نے پکا ارادہ کر لیا کہ میں آنحضرتؐ کے قریب بھی نہ پھٹکوں گا اور اس وجہ سے کہ غیر ارادی طور پر کوئی آواز ان کی کان میں نہ پڑ جائے میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی۔ جب میں خانہ کعبہ میں پہنچا تو دیکھا کہ آنحضرت صلعم نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں قریب جا کر کھڑا ہو گیا تو آپ کی تلاوت کے الفاظ میرے کان میں پڑ گئے اور مجھے یہ کلام بڑا اچھا لگا تو میں نے دل میں کہا کہ میرا برا ہو مَیں ایک عقلمند شاعر ہوں اور اچھے بُرے کو جانتا ہوں آخر اس شخص کی بات سننے میں کیا حرج ہے اگر اچھی بات ہوگی تو قبول کر لوں گا بُری ہوگی تو چھوڑ دوں گا آخر خدا تعالیٰ نے مجھے عقل دی ہے۔ کہتے ہیں۔ میں نے کچھ دیر انتظار کیا۔ آنحضرت فارغ ہوئے اور اپنے گھر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا جب حضور اپنے گھر داخل ہونے لگے تو میں نے کہا اے محمد! آپ کی قوم نے آپ کے بارے میں مجھے یہ یہ کہا ہے اور بہت ڈرایا ہے اور میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی تا کہ آپ کی آواز میرے کان میں نہ پڑ جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر بھی آپ کا کلام سنوا دیا اور جو مَیں نے سنا ہے بڑا عمدہ کلام ہے مجھے اور کچھ سنائیں۔ طفیل کہتے ہیں حضورؐ نے مجھے اسلام کے بارے میں بتایا اور کچھ قرآن پڑھ کر سنایا کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے اس سے خوبصورت کلام اور صاف سیدھی بات اور کوئی نہیں دیکھی۔ اس کے بعد مَیں نے اسلام قبول کر لیا پھر میں نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کی کہ میں قوم کا سردار ہوں، میں جا کر اپنی قوم کو اسلام کی تبلیغ کروں گا میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے۔ چنانچہ حضورؐ نے دعا کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت طفیل کی اپنے خاندان کے افراد اور قبیلہ والوں کو تبلیغ کرنے کے واقعات بیان فرمائے کہ قبیلہ والوں نے شدید مخالفت کی تو یہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے لئے بددعا کی درخواست کی مگر حضور ﷺ نے ان کی ہدایت کے لئے دعا کی اور انہیں فرمایا کہ واپس جائیں اور بڑی نرمی اور پیار سے تبلیغ کریں۔ بہر حال یہ تبلیغ کرتے رہے اور اس عرصہ میں حضورؐ مکہ سے ہجرت کر گئے وہاں جا کر بھی کفار نے مخالفت کی اور حملے کئے جنگ احزاب کے بعد قبیلہ والوں کے کافی لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جو ہدایت کی دعا کی اس کا اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر کر رکھا تھا کئی سالوں کے بعد اللہ نے اسے قبول فرمایا اور یہ قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ طائف گئے اور وہاں بھی مخالفین کی ہلاکت کے لئے فرشتوں نے پہاڑ ملانے کو کہا تو حضور نے ہدایت کی ہی دعا کی۔ فرمایا یہ تھا آپ کا طریقہ۔ حضور نے فرمایا اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید میں طاعون کا نشان دکھایا لیکن جب یہ نشان ظاہر ہوا تو باوجود اس کے کہ آپ کی تائید میں یہ نشان ظاہر ہوا تھا آپ کی طبیعت میں بے چینی اور اضطراب تھا اور لوگوں کی ہمدردی کے جذبے سے بعض دفعہ آپؑ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ آپؑ کی تڑپ کا نقشہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بیان کیا ہے کہ دُعا سے آپ کی آواز میں اس قدر سوزش اور درد ہوتا تھا کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا۔ آپؑ دعا کرتے تھے کہ الٰہی یہ لوگ طاعون سے ہلاک ہو گئے تو تیری عبادت کون کرے گا۔ آپ رات کی تاریکی میں رو رو کر دُعائیں کرتے۔ بہر حال یہ طاعون کا نشان بھی بہتوں کے لئے ہدایت کا نشان بنا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فریادوں کو قبول فرمایا اور آپ کی تائید میں نشانات بھی دکھائے اور اس کے نتیجے بھی ظاہر ہوئے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ قبول احمدیت کے نظارے دکھا رہا ہے۔ لوگوں کے دلوں کو کیسے مائل کر رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں مولوی رحیم اللہ صاحب کے اور خلافت ثانیہ کے بعض افراد کی رؤیاء کے ذریعہ ہدایت اور قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور فرمایا کہ یہ گذشتہ ۵۰-۶۰ سال پہلے کے واقعات ہیں اور اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ ہدایت کے سامان کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں نشانوں کی ابھی بھی کمی نہیں ہے شرط صرف یہ ہے کہ انسان ہدایت تلاش کرنے والا ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے گذشتہ تین چار سال کے عرصہ میں رؤیا کے ذریعہ ہدایت پانے والے بعض افراد کو جو دنیا کے مختلف علاقوں میں پائے جاتے ہیں، کے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔ فرمایا بے شمار واقعات مختلف ملکوں کے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے سامان فرمائے اور جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح آج کل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید فرما رہا ہے اور لوگوں کی ہدایت کے سامان کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ دنیا کو ہدایت کا رستہ دکھاتا چلا جائے اور ہمیں بھی ہدایت پر ہمیشہ قائم رکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت پر قائم رکھنے کی جو دُعائیں سکھائی ہیں۔ ان میں سے بھی بعض حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائیں اور فرمایا ہدایت کا مقام ہمیشہ بڑھتا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی دُعائیں قرآن مجید میں سکھائی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا بعض دوست پوچھتے ہیں کہ جوبلی کا سال ختم ہونے کے بعد کیا ہم وہ دعائیں بند کر دیں۔ فرمایا دُعائیں تو پہلے سے بڑھ کر کرنی چاہئیں یہ دعائیں تو صرف عادت ڈالنے کے لئے تھیں تا کہ آئندہ صدی میں مزید بڑھ کر دُعاؤں کی توفیق ملے اب تو ہر احمدی کا پہلے سے بڑھ کر دُعائیں کرنا کام ہے۔

حضور انور نے قرآنی دُعا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب کہ اے ہمارے خدا ہمارے دلوں کو لغزش سے بچا بعد اس کے کہ تو نے ہدایت دی، ہمیں پھسلنے سے محفوظ رکھ اور اپنے پاس سے رحمت عطا کر کیونکہ ہر ایک رحمت تیری طرف سے ہے کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا یہ دعا اور دیگر دُعائیں بھی کرنی چاہئیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک جامع دعا پیش کر کے فرمایا کہ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا آج کل خاص طور پر کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہ دعا سکھائی گئی ہے اور آپ کی جماعت کو بھی کرنی چاہئے خاص طور پر پاکستانیوں کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ یہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھول کر مشکلوں میں گرفتار ہیں۔ جب تک ہدایت کی طرف قدم نہیں اُٹھائیں گے یہ حالات بگڑتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے ان کے لئے بڑے درد دل سے دعا کریں۔ احمدیوں کی مخالفت میں روز کوئی نہ کوئی کاروائی ہو رہی ہے۔ دو دن پہلے ہمارے ایک مربی پر فائرنگ کی گئی۔ ٹانگوں پر گولیاں لگی ہیں اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت دے اور رحم فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعض مرحومین جن میں سے مکرم مبشر احمد آف کراچی جنہیں بعض نامعلوم افراد نے شہید کر دیا اور مکرم محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان اور دیگر مرحومین کی نماز جنازہ نماز جمعہ کے بعد پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

☆☆☆☆☆